چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

پیشگی چار روپے — معہ ضمیمہ درس قرآن شریف

جلد ۹ — مورخہ ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۱ مگھر سمت ۶۶ ب — نمبر ۴ و ۵

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

رپورٹ مباحثہ منصوری

تفاؤل اللہ تعالیٰ کی نصرت کے سوا بے عاجز انسان کیا چیز ہے جو کسی امر میں کامیاب ہو سکے جبکہ قادیان میں یہ خبر پہونچی کہ کوہ منصوری پر مباحثہ ہے اور ہم حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کے حکم سے منصوری جاتے ہیں تو محبی اخویم مولوی شیر علی صاحب نے فرمایا کہ خدا آپ کو منصور کرے حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد کے پاس جب میں رخصت کے وقت حاضر ہوا تو اُنھوں نے بھی فرمایا کہ میں نے منصوری کے لفظ سے بھی فال لی ہے کہ یہ دفعہ مظفر و منصور ہوگا ایسا ہی اور دوستوں نے بھی فرمایا سو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے عاجز بندوں کی دستگیری فرمائی اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دُعائیں جاذب فضل رحمانی ہوئیں عاجز اور کمزور خدام کی پُشت پناہ بنیں۔ جس سے سفر بہت ہی مبارک ہوا اور تین دن کا مباحثہ بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

تحریک مباحثہ کوہ منصوری دراصل ایک انگریزی بستی ہے کثرت تعداد انگریزوں کی ہے ان کی ضروریات کی خاطر دیسی صاحبان تجارت یا ملازمت پیشہ رکھتے ہیں جن میں مسلمانوں کی بھی ایک معقول تعداد ہے یہاں اپنی جماعت احمدیہ کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے منشی عزیز الرحمان صاحب ملازم مہاراجہ صاحب کپورتھلہ۔ بابو نبی بخش صاحب کلرک دہلی اینڈ لنڈن بنک صوفی ابرار حسین صاحب ملازم صفیلائٹ پریس۔ میاں نیاز احمد صاحب پسر بابو نبی بخش صاحب۔ میاں محمد عمر صاحب ہیڈ کنسٹبل۔ میاں کلن خان صاحب اور ان کے فرزند رشید میاں محمد علی صاحب ہر دو راج پور میں رہتے ہیں۔ مگر ان کی دوکان کی ایک شاخ یہاں بھی ہے جسکی وجہ سے میاں محمد علی صاحب اکثر یہاں آیا جایا کرتے ہیں یہ تھوڑی سی جماعت ہے لیکن جیسا کہ ہر ایک مقدس سلسلہ کے ساتھ یہ سنت آلہی چلی آتی ہے سابقین کی جماعت اپنے زمانہ کے مُرسل من اللہ کی تائید میں ہر ایک قسم کا ثواب حاصل کرنیوالی ہوتی ہے جب جماعت بڑھ جاتی ہے اور ظاہری وجاہت بھی ترقی کر جاتی ہے تو تمام کام تقسیم ہو جاتے ہیں کوئی واعظ بنتا ہے کوئی جہاد پر جاتا ہے۔ کوئی تصنیف و تالیف کا کام اپنے سپُرد لیتا ہے بعض صرف روپیہ خرچ کرتے ہیں اور بعض دعا و توجہ کا کام اپنے ذمے لے لیتے ہیں لیکن سابقین کا ہر ایک فرد مالی اور بدنی ہر ایک قسم کی محنت اپنے ذمے لیتا ہے یہی سبب کہ سابقین کا درجہ بہت بڑھا ہوا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے پُرجوش سعادتمند اپنے دنیوی کاروبار کے ساتھ ساتھ واعظ اور مبلغ ہونے کی خدمت بھی ادا کرتے ہیں اور چندے بھی دیتے ہیں یہی حال جماعت منصوری کا ہے یہاں کے دوست وہ نیک باتیں جو خدا تعالیٰ نے انہیں سمجھا دی ہیں محض بنی آدم کی خیر خواہی کی خاطر دوسروں کو بھی سمجھاتے رہتے ہیں چنانچہ بھائی جان منشی عزیز الرحمان صاحب کی صحبت سے مستفیض ہو کر یہاں کے ایک تاجر ابو الحسن کے دو فرزندان ارجمند میاں محمد یٰسین صاحب و میاں محمد حسین اس انشراح صدر کو پہونچے کہ سلسلہ احمدیہ برحق ہے اور اپنے آپ کو اس مقدس جماعت میں داخل کر دیا۔ اس جگہ اس بات کے ذکر کی تفصیل کی ضرورت نہیں کہ ان کے والد نے ملاؤں کے زیر اثر ہو کر ان سعید فرزندوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جو سلوک ابتدائی مسلمانوں کے ساتھ کفار عرب نے کیا تھا وہی ان کے ساتھ بھی کیا گیا باپ کی شفقت پدری جو تھی ایک ہی ساعت میں گویا کہ اس کی فطرت سے نکل گئی ہر دو بھائیوں کو دوکان سے نکال دیا ہر طرح سے تنگ کیا وہ بھاگ کر وطن سہارنپور چلے گئے تو وہاں آدھی رات کو پہونچ کر انہیں مارنا شروع کیا ہر ایک لکڑی اور لاٹھی اور جُتا جو کچھ میسّر آیا ان پر چلایا گیا اور قتل کی بھی دھمکی دی گئی چھری بھی دکھائی گئی مگر شاباش ہے کیا ہی استقامت خدا تعالیٰ نے ان نوجوانوں کو عطا کی انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کا نمونہ اس زمانہ میں دکھایا اور نہ کسی لالچ میں آئے اور نہ کسی خوف میں پڑے بلکہ اپنے ایمان پر قائم رہے زمانہ کا حال عجیب ہے مسلمان کس تنزل کی حالت میں آ پڑے ہیں ذرا غور سے سننا چاہیئے کہ ان کا باپ انہیں کیا ہدایت دیتا ہے وہ کہتا ہے میری ساری جائداد لے لو اور جتنا چاہو عیش و عشرت کرو رجائز و ناجائز سب کرو مگر احمدی نہ بنو سبحان اللہ ہر ایک طرح کا فسق و فجور ان میں جائز ہو گیا مگر ایک تقوے شعار اور پاکیزگی اور پرہیزگاری کی راہ کا اختیار کرنا گناہ کبیرہ ہے کیا یہ اس امر کا اظہار اور ثبوت نہیں کہ امت نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہود کا رنگ اختیار کر لیا ہے کیا ایسے وقت میں بھی ضرورت نہ تھی کہ خدا کا کوئی مُرسل مامور پاک اور مُقدس قوتوں کے ساتھ قوم کا تزکیہ اور تطہیر کرے غرض یہ ہر دو برادران تو بالآخر بھاگ کر قادیان دار الامان و الامن میں جا داخل ہوئے لیکن یہاں کے لوگوں میں ایک جوش مخالفت پیدا ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے پُرجوش دوست میاں محمد علی صاحب و بھائی جان منشی عزیز الرحمٰن اور ایک غیر احمدی حافظ دوست محمد کے درمیان گفتگو ہو کر یہ قرار پایا کہ طرفین کے علماء بلائے جائیں اور مباحثہ کر لیا جائے

بدر پریس قادیان میں پسران میاں معراج الدین عمر پروپرائٹرز و پرنٹرز و پبلشرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر اخبار مطبع چھپکر شائع ہوا۔

کتبہ عابد حسین اصیری

شرائط چنانچہ شرائط مباحثہ طے پائے جن میں قرار پایا۔ کہ ۱۳ و ۱۴ نومبر کو مباحثہ لنڈھور بازار کے ایک مکان میں ہو فریقین اپنے اپنے مولویوں کو بلائیں۔ قرآن و حدیث سے دلائل لئے جاویں پہلے دن وفات مسیح پر مباحثہ ہو۔ اس کے بعد دوسرے دن حضرت مرزا صاحب کے دعوے اور دلائل پر۔ فریقین اپنی کتابیں حوالجات کے واسطے مہیا کریں۔ یہ شرائط مباحثہ کا خلاصہ ہے چنانچہ فریقین نے اپنے اپنے علماء کو خط لکھے اور تاریں دیں۔

قادیان میں پہلا خط قادیان میں میاں محمد علی خان صاحب کے پہلے خطوط اس امر کے متعلق ۷ نومبر کو پہونچے ایک خط بخدمت حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے تھا اور دوسرا عاجز راقم کے نام تھا ان خطوں میں استدعا کی گئی تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں یہ معاملہ پیش کرکے اجازت حاصل کی جاوے۔ اور مولوی محمد علی صاحب اور عاجز اور چند اور دوست تاریخ مقررہ پر منصوری پہونچیں۔ تعجب ہوا کہ ایسے تھوڑے وقت میں مباحثہ کے واسطے ایسی عجلت کی طیاری کی گئی۔ بہرحال حضرت کی خدمت میں ہر دو خطوط پیش ہوئے حضور نے فرمایا کہ کل جواب دیں گے۔ چنانچہ دوسری صبح کو حضور نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب اور محمد صادق (عاجز راقم) اگر ہوسکے تو خواجہ صاحب بھی جائیں۔ دلی سے میر قاسم علی صاحب کو بلوالیا جاوے۔

بشارات حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے جو اس کے متعلق پہلے دن کچھ حکم نہ فرمایا۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضور بعد توجہ اور دعا اور استخارہ کے اس کے متعلق حکم دینا چاہتے تھے چنانچہ اس رات حضور نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ ناصر شاہ بلاتا ہے کہ میرے مکان کے اندر آجاؤ۔

عاجز راقم نے بھی اس امر کے متعلق دعا و استخارہ کے ایام میں دو خواب دیکھے جن میں سے ایک میں ایک لمبا سانپ دیکھا جس کو مارنے کے واسطے ہماری ایک جماعت متوجہ ہے وہ کئی جگہ چھپا اور آخر اس کا سر کچلا گیا اور دوسرا خواب دیکھا کہ ہماری ایک جماعت کہیں جاتی ہے اور ایک بالائی چراغ ہمارے ساتھ روشنی کرتا جاتا ہے اور ساتھ ہی آواز ہے کہ چراغ جلائے جاؤ۔ چراغ کے سامنے سانپ نہیں نکلتا۔ ایسا ہی حضرت مولوی محمد علی صاحب نے بھی خواب میں دیکھا تھا کہ اپنے دوستوں نے ایک سانپ مار کر اور ایک لاٹھی پر اٹھا کر مجھے دکھایا ہے یہ خواہیں مبشر تھیں کیونکہ سانپ سے مراد شیطان ہوتا ہے جو کہ خدا کے نبیوں اور ولیوں کا اصلی دشمن ہے اور اسکی تحریک سے دنیا میں بدی پھیلتی ہے اور اس کا قتل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بدی دور ہو اور وہ تقوے اور خشیت اللہ اور پاکیزگی دنیا میں پھیل جاوے جو انبیاء اور اولیاء لاتے ہیں اور جو ہمارے امام ہمام علیہ السلام کی بعثت کی غرض تھی۔

التواء جس دن حضور نے ہم کو اجازت دی اس کے بعد رات کو ایک تار منصوری سے پہونچا کہ سردست روانہ نہ ہوویں ہمارے دوسرے تار کا انتظار کریں۔ جسکی وجہ منصوری اگر یہ معلوم ہوئی کہ چونکہ مباحثہ کے واسطے گورنمنٹ کی اجازت ضروری تھی اس واسطے جب فریقین ڈپٹی مجسٹریٹ جناب فٹز جیرلڈ صاحب کے پاس اجازت حاصل کرنے کے واسطے پہونچے۔ تو صاحب بہادر نے یہ مناسب سمجھا کہ حفظ امن کے واسطے مناسب انتظام کر لیا جاوے اور اس کا عمدہ علاج یہی سوچا کہ بانیان جلسہ سے ایک ہفتہ کے واسطے مچلکہ لے لیں۔

ایک بیدار مغز حاکم ہمیں یہاں کے ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب فٹز جیرلڈ اسکوائر بہادر سے خود بھی ملاقات کا موقعہ ملا ہے اور ان کے حالات اپنے دوستوں سے سننے کا بھی موقعہ ملا ہے جس سے ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ صاحب بہادر ایک خلیق بیدار مغز اور منصف مزاج حاکم ہیں جو حکومت برطانیہ کا ایک نہایت ہی نیک اور موثر نمونہ رعایا کو دکھلا رہے ہیں انہوں نے باوجودیکہ بعض لوگوں نے انہیں یہ صلاح دی کہ مباحثہ کو روک دیں ایسے غلط مشورہ کو پسند نہ کرکے صرف حفظ امن کا انتظام کرکے جلسہ کی اجازت دیدی اور حفظ امن کے واسطے یہ تجویز کی کہ فریقین سے ایک ہفتہ کے واسطے مچلکے لے لئے جاویں۔ مچلکوں کیواسطے جب کہا گیا احمدی جماعت چونکہ کسی قسم کا شر کرنے کا خیال مطلق اپنے دل میں نہ رکھتی تھی اس واسطے اونہوں نے سادگی اور صفائی سے منظور کر لیا لیکن فریق مخالف کے بانیان جلسہ میں طفیل احمد صاحب نے تو اس جھگڑے میں پڑنا ہی پسند نہ کیا اور مجسٹریٹ صاحب کو صاف عرض کیا کہ میرا اس معاملہ میں کوئی تعلق نہیں۔ بعد میں حافظ دوست محمد صاحب بھی بہت گھبرائے اور کہا کہ جب مچلکوں کی شرط ہے تو میں مناظرہ کرانے سے دست بردار ہوتا ہوں مگر صاحب بہادر حکم دے چکے تھے۔ اس واسطے انکو مجبوراً مچلکہ دینا پڑا۔

منشائے ایزدی چونکہ حافظ دوست محمد صاحب مچلکہ دینے پر راضی نہ ہوتے تھے اور مناظرہ کرانے سے دست بردار ہوتے تھے اس واسطے ہمارے دوستوں نے التواء کا تار قادیان کو دیا تھا لیکن اس مباحثہ کا ہونا کچھ منشاء ایزدی میں ہی تھا اس واسطے باوجود ان رکاوٹوں کے اس کا سامان مہیا ہوتا ہی چلا گیا۔ ہمارے دوستوں نے جب دیکھا کہ حافظ صاحب کا مچلکہ ہو ہی گیا ہے تو اب مناظرہ میں کوئی بات باقی نہ رہی اس واسطے اونہوں نے ہمیں تار دیدیا۔ جو کہ جمعرات کی رات کو ہمیں ملا۔ اور اس کے مطابق ہم اُسی وقت صبح گیارہ بجے کے قریب قادیان سے یکوں پر سوار ہوکر اور ۴/۱ اکی گاڑی پر بٹالہ سے سوار ہو کر جمعہ کی صبح کو ۹ بجے ڈیرہ دون پہونچے جہاں مسٹر محمد علی خان صاحب گاڑیاں لیکر استقبال کیواسطے موجود تھے چنانچہ ہم اسیوقت گاڑیوں پر سوار ہو کر راجپور پہونچے جہاں برادر کلن خان صاحب کی کوٹھی پر نماز جمعہ ادا کی گئی اور کھانا کھایا اور پھر گھوڑوں پر سوار ہو کر شام کو منصوری پہونچ گئے ہمارا پہونچنا تو اس طرح سے ہوا۔ اُدھر حافظ دوست محمد صاحب نے جو تار التواء کا اپنے مولویصاحبان کو سہارنپور دیا اُس تار کو کسی بابو نے ایسا غلط پڑھا کہ مولوی صاحبان کو ترجمہ یہ سنایا۔ کہ آپ بہت جلد پہونچیں چنانچہ ہم سے پہلے مولوی صاحبان سہارنپوری جن کے اسمائے گرامی آگے لکھے جائیں گے ڈیرہ دون پہونچ گئے تھے۔ یہ بات ہمیں خود مولوی صاحبان کی زبانی معلوم ہوئی۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نہ آئے فریق مخالف کے بانی حافظ دوست محمد صاحب نے مولوی ثناء اللہ کو بھی اس مباحثہ میں شامل ہونے کے واسطے بلایا تھا۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا۔ کہ پہلے تو مولوی صاحب نے لکھا کہ تم لوگوں نے غلطی کھائی جو وفات حیات مسیح کا مضمون مباحثہ کے واسطے رکھا مگر خیر آپ دس روپے کرایہ وغیرہ کیواسطے بھیجدیں۔ میں آتا ہوں۔ معلوم نہیں کہ ان کو دس روپے اس وقت بھیجے گئے یا نہیں۔ مگر ایام مباحثہ میں معلوم ہوا کہ مولوی صاحب موصوف کو کئی ایک تار دئے گئے اور تار میں روپیہ بھی بھیجا گیا۔ مگر وہ نہیں آئے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ وہ کیا اسباب ہوئے۔ جن کے سبب مولوی صاحب نہ آسکے۔ کسی اور ضرورت نے انہیں روک لیا۔ یا انکو معلوم ہو گیا کہ منصوری میں بانیان جلسہ کے مچلکے ہو چکے ہیں۔ مجسٹریٹ صاحب انصاف سے دربار رام پوری نہیں۔ جو کہ بجائے نفس مضمون کا جواب دینے کے مرزا صاحب علیہ السلام کو گالیاں دینا شروع کردیں گے۔ اور ملنگے ہوئے شعر پڑھ پڑھ کر مشاعرے کا اکھاڑا جما سکیں گے۔ اس واسطے اونہوں نے دم کشی اختیار کی۔ خیر بظاہر کوئی سبب ہوا ہو ہم تو یہی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھا۔ کہ ایک گندہ دہن آدمی فواحش کے ساتھ اس مباحثہ کو ناپاک کرے اس واسطے انہیں توفیق ہی نہ ہوئی۔ کہ یہاں تک تشریف لاویں۔

آئندہ کیواسطے احتیاط

جس عجلت کے ساتھ اس مباحثہ کے واسطے تجویز ہوئی وہ بظاہر اس قابل نہ تھی کہ اس کی طرف توجہ کی جاتی۔ بانیان جلسہ کا اخلاص ہی خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ حضرت خلیفہ صاحب کی توجہ بھی اس طرف ہوئی۔ اور تمام سامان مہیا ہو گئے اور جو کچھ ہوا خوب ہوا۔ لیکن آیندہ کے واسطے تمام احمدی برادران کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے مباحثات یا جلسوں کی تجویز کو منظور کرنے سے پہلے ان کے واسطے لازم ہے کہ حضرت خلیفہ صاحب سے اجازت حاصل کریں تاکہ حضور کی توجہ اور دُعا ان کے شامل حال ہو کر ان کو کامیاب کرے نیز طریق ادب یہ ہے کہ حضرت کی خدمت میں ایسا نہ لکھا جاوے کہ فلاں شخص کو ضرور بھیجدیں۔ بلکہ انتخاب واعظین اور مناظرین حضرت امیر المومنین کی مرضی پر چھوڑنا چاہیئے اور اجازت طلب کرنے کے وقت تمام حالات مفصل لکھ دینے چاہئیں۔ تاکہ حضور کو ضرورت جلسہ پر غور کرنے کا اچھی طرح موقعہ مل جاوے ایسا ہی شرائط مناظرہ اور تاریخیں صدر مقام قادیان کے ساتھ مشورہ کے بعد طے ہونی چاہئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

جب یہاں کا تار پہونچ گیا۔ تو صبح حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اپنے خدام کو روانگی کا حکم نافذ فرماتے ہوئے حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کو ہمارا امیر قافلہ بنایا اور ہمیں ان کی اطاعت کی تاکید کی اور ارشاد کیا کہ خدا تعالےٰ پر توکل کرو۔ لوگوں کے ساتھ ان کی سمجھ کر مطابق بات کرو۔ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی نگہداشت رکھو۔ واثبتو ا واذکروا اللّٰہ کثیرا پر عمل کرو۔ ثابت قدمی اختیار کرو اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو اور دُعاؤں میں مصروف رہو اور تمہارے دل کے کسی گوشہ میں سوائے عظمت الٰہی کے اور کچھ نہ ہو۔

چونکہ منصوری سے تار دیا گیا تھا کہ ہم کتابیں اور ایک زود نویس اپنے ساتھ لائیں اس واسطے حضرت نے اجازت فرمائی۔ کہ شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی مختار عام صدر انجمن ہمارے ساتھ اس کام کے واسطے روانہ ہوں چنانچہ قادیان سے ہم چار آدمی حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب شیخ صاحب موصوف اور یہ عاجز صبح گیارہ بجے روانہ ہوئے۔ روانگی سے پہلے ملاقات کیواسطے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت موصوف نے چند قدم مشایعت فرمائی۔ اور دُعائے مسنون کے ساتھ ہمیں رخصت کیا۔

سفر ریل

خواجہ صاحب کو چونکہ ایک اور ضروری کام درپیش تھا اس واسطے حضرت خلیفہ صاحب نے ان کا ہمراہ وفد ہونا منسوخ فرمایا اور مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکے کو تار دیا گیا۔ کہ وہ امرتسر میں ہمیں آملیں۔ مگر امرتسر میں مولویصاحب ہمیں مل نہ سکے جسکی وجہ بعد میں یہ معلوم ہوئی کہ کثرت مسافران کے سبب وہ ریل میں لاہور سے اُسدن سوار نہ ہو سکے تھے۔ لیکن وہ دوسرے دن بھراہی حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ منصوری پہونچ گئے قادیان کے بعض خطوط سے راستہ کے بعض مقامات کے دوستوں کو ہمارے وفد کی روانگی کی خبر ہو چکی تھی۔ اور ان دوستوں نے شام کا کھانا اسٹیشن پر پہونچانے کا ارادہ کیا تھا لیکن التوا کے تار کے سبب ہمنے ان دوستوں کو خط لکھدیئے کہ ہمارا جانا ملتوی ہو گیا آپ اسٹیشن پر تشریف نہ لاویں حکمت الٰہی عجیب ہے کہ ہمارے دوسرے خط اُن دوستوں کو پہونچ ہی نہ سکے اور جب ہم اسٹیشن ہمیرہ پر پہونچے جہاں سے حضرت مولوی محمد علی صاحب کا موطن یعنے قریہ منار قریب ہے تو مولویصاحب موصوف کے بھائی میاں احمد علی صاحب میاں نبی بخش صاحب اور ان کے برادر زادے میاں غلام محمد صاحب وغیرہ اسٹیشن پر موجود تھے۔ اور روٹیاں سالن اور دودھ ساتھ لائے تھے چونکہ گاڑی وہاں بہت تھوڑی دیر ٹھہرتی ہے اس واسطے بشکل تمام ان عزیز دوستوں سے مصافحہ ہو سکا ایسا ہی پھگواڑے کے اسٹیشن پر جب ہم پہونچے تو منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ کے صاحبزادہ عظیم الرحمان صاحب کھانا لے کر موجود تھے منشی صاحب موصوف بسبب علالت طبع خود تشریف نہ لاسکے تھے کیونکہ ان کا مکان اسٹیشن سے ایک میل سے زائد فاصلہ پر ہے اللہ تعالیٰ صاحبان منار اور منشی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے رات کے وقت اس قدر تکلیف اُٹھائی اور کھانا پہونچایا۔ منشی صاحب موصوف آجکل بمعہ قبائل بیمار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں شفا دیوے احباب سے بھی درخواست ہے کہ اس وقت اخبار کو ہاتھ سے رکھ کر اس عزیز دوست اور اس کے اہل بیت کیواسطے دُعا کریں کہ خدا اُنہیں جزائے خیر دے۔

ہمارے سفر کا اکثر حصہ رات کا تھا۔ اس واسطے ہم کھانے سے اور نمازوں سے فارغ ہو کر سو گئے کیونکہ حسن اتفاق سے گاڑی میں جگہ کافی تھی اور پچھلی رات کو اُٹھ کر جب کہ ہم نوافل میں مصروف ہوئے۔ تو گاڑی سہارنپور پہونچ گئی۔ جہاں مخدومنا میر قاسم علی صاحب نے اپنی رفاقت سے ہمیں خوش کیا۔ جن کے نام نامی سے اخباری دنیا خوب آگاہ ہے اور جنھیں اسلامی اخبار ابو المناظرین کے لقب سے ملقب کیا کرتے ہیں جب سہارنپور سے گاڑی روانہ ہوئی تو جلد نماز فجر کا وقت ہو گیا۔ اس واسطے گاڑی میں باجماعت نماز پڑھی گئی اس کے بعد جلد وہ پہاڑ دُور سے نظر آنے لگے۔ جن کی طرف ہم جا رہے تھے اور جب لکھسر سے ریل ڈیرہ دون کو چلی تو ہم پہاڑ کے اندر داخل ہو گئے۔ اور دونوں طرف پہاڑی نظارہ اور گھنے جنگلوں کے سوائے اور کچھ نہ تھا۔

ریل سے بعد کا سفر

ڈیرہ دون سے کوہ منصوری تک جو کچھ قدرتی خوبصورتی کا عجائب گاہ ہماری نظروں کے واسطے موجب مسرت اور ہمارے دلوں کے واسطے حمد الٰہی کی طرف جھکنے کا باعث ہوا اس کا ذکر میں اس جگہ نہیں کرتا کیونکہ اکثر ناظرین ان حالات کے سننے کی بجائے کیفیت مباحثہ سے آگاہ ہونے کے واسطے بے صبر ہوں گے۔ اسواسطے بغیر کسی درمیانی ذکر کے میں کوہ منصوری پہونچ جاتا ہوں۔ سوائے اس کے کہ میاں معین خان صاحب اور ان کے فرزند کی توجہ سے ہمیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی ہمارا تمام سامان جو بسبب کتابوں کی کثرت اور سردی کے سبب بڑے بستروں کے بہت ہو گیا تھا فوراً مزدوروں کے ذریعہ سے روانہ کیا گیا۔ جنھیں اس جگہ قالٹو کہتے ہیں اور جو اس قدر بوجھ اُٹھا سکتے اور اُٹھاتے ہیں اور پہاڑ پر چڑھتے ہیں۔ کہ انسانی قوٰی کا نظارہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے ہمارے واسطے گھوڑوں کی سواری مہیا کی گئی۔ مسٹر محمد علی صاحب بھی ہمارے ساتھ ہوئے گھوڑے سُرعت سے بے تکلف پہاڑ چڑھے اور ان سواروں کی قطار میں عموماً ہمارے معزز امیر قافلہ کا گھوڑا سب سے آگے اور یہ عاجز سب سے پیچھے تھا چنانچہ اس نظارہ کو ہمارے مکرم رفیق حافظ روشن علی صاحب نے عربی اشعار میں اس طرح ظاہر فرمایا ہے۔ ؎

رقینا الجبل فوق متون خیلٍ[1] ٭ معودۃٍ علیہ کثیر بیت

وقائدنا امام الخیل طراً ٭ وصادقنا وراء الاجمعین

کانّ خیولنا فی وقت سیرٍ ٭ الی نعماء مائدۃٍ دُعین

حافظ صاحب موصوف نے اور ایسا ہی مولوی غلام رسول صاحب نے بہت سے اشعار عربی زبان میں اس سفر کے متعلق لکھے ہیں مگر چونکہ ابھی تک (یہ مضمون میں کوہ منصوری پر لکھ رہا ہوں) ہمارا کام ختم نہیں ہوا۔ اس واسطے مولویصاحبان نے اپنی نظموں کو مکمل نہیں کیا ہوا بلکہ کسی کسی فرصت کے وقت میں کوئی کوئی شعر کہا ہے جنہیں سے بطور نمونہ تین شعر اس جگہ لکھے گئے جب یہ نظمیں مکمل ہو جاوینگی تو پھر انشاء اللہ درج اخبار ہو سکیں گی۔

اب میں منصوری پہونچنے اور یہاں قیام کرنے اور یہاں کے احباب کی مخلصانہ خدمات کا ذکر آیندہ کے واسطے محفوظ رکھ کر مباحثہ کے حالات شروع کرتا ہوں لیکن یاد رہے کہ مباحثہ کے حالات ایک کتاب کی صورت میں انشاء اللہ تعالیٰ الگ شائع ہونگے۔ جس میں طرفین کی تقریریں مکمل درج ہونگی یہ صرف مختصر رپورٹ ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے

---

[1] ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر پہاڑ پر چڑھے۔ جو پہاڑ پر چڑھنے کے عادی ہیں۔ ان پر سوار ہو کر تکبیر کہتے ہوئے ہم پہاڑ پر چڑھے ہمارا سردار (مولوی محمد علی صاحب) سب سے آگے جاتا تھا۔ اور ہمارا صادق سب سے پیچھے آتا تھا۔ گھوڑے گویا چلنے کیوقت ایک نعمتوں کی دعوت کی طرف جا رہے تھے۔

ایک دن کا التواء

جب ہم یہان پہونچے تو فریق مخالف کے بانی جلسہ یہان نہ تھے نہ مولوی صاحبان یہان پہونچے تھے ان کو راجپور سے تار دیا گیا تہا کہ ہمارے مولویصاحبان آگئے ہین۔ یہان آکر ان کو خط بھی لکھا گیا۔ آخر انہون دوسری صبح کو جواب دیا کہ ہم تو مباحثہ کرنا ہی نہ چاہتے تھے آپنے زبردستی کی۔ خیر ہمارے علماء بھی آگئے ہین لیکن مکان جو مقرر تہا وہ اب نہین ملتا۔ مالک مکان نے انکار کر دیا ہے مکان کا انتظام ہو تو پھر جلسہ کیا جاوے نیز کوئی سرپنچ ہو۔ یہ بیہودہ ہو۔ غرض وہ دن اسی طرح ٹال مٹول مین حافظ دوست محمد صاحب نے گذار دیا۔ ہم حیران ہوئے کہ اس قدر دور سے آئے اب فریق مخالف مباحثہ کو ٹالتا ہے کیا کیا جاوے حیرانی ہوئی مکان کی واسطے آخر ہمارے ہی دوستون نے محل شاتو سے اوپر ایک کوٹھی ہے اُسے تجویز کیا ایک سرپنچ کی تجویز کو منسوخ کیا گیا اور انتظام جلسہ کیواسطے فریقین کی طرف سے ایک ایک صدر جلسہ مقرر کرنا قرار پایا اس طرح خدا خدا کر کے دوست محمد صاحب کو ۱۳ نومبر کی صبح مباحثہ شروع کرنے کے واسطے راضی کیا گیا اور کوٹھی مذکورہ کے برآمدہ اور صحن مین ۱۳ و ۱۴ نومبر دو دن مباحثہ ہوا۔ اس التواء مین ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ ہمارے رفیق مولوی غلام رسول صاحب اور ان کے ہمراہ حکیم محمد حسین صاحب بھی شامل جلسہ ہو سکے اور اس طرح ہمارے ساتھیون کی تعداد سات تک پہونچ گئی حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی روانگی سے قبل فرمایا تہا کہ سات آدمی ہو جاوین تو اچھا ہے سو آپ کا فرمانا پورا ہوا۔

مباحثہ عربی مین نہ ہو سکا

شرائط مباحثہ مین کچھہ ذکر نہ تہا کہ مباحثہ کس زبان مین ہوگا اس واسطے ہماری طرف سے فریق مخالف کو لکھا گیا کہ چونکہ علمی گفتگو ہے اور چھپ بھی جائے گی دونون طرف علماء موجود ہین اور مسلمانون کی دینی زبان عربی ہے اس واسطے مباحثہ عربی زبان مین ہو۔ اس امر کی ضرورت اس واسطے بھی پیش آئی کہ التواء کے دن جب کہ ہمارے آدمی کئی بازار کی طرف واسطے تصفیہ کے جاتے رہے تو وہان کے علماء مین سے کسی صاحب نے حقارت سے فرمایا کہ بی۔ اے ایم۔ اے تم نے بلائے کوئی عالم بلایا ہوتا مولوی صاحبان کی اس غلط فہمی کا علاج آسان یہی معلوم ہوا کہ عربی زبان مین کچھہ گفتگو ہو جاوے پھر ترجمہ کر کے پبلک کو سنا دیا جاوے۔ جسپر انہون نے فرمایا کہ عربی زبان مین گفتگو ہو تو برجستہ ہو پہلے سے لکھ کر نہ لائین۔ چنانچہ یہ بھی ہم نے منظور کیا مگر رات کے وقت حافظ دوست محمد صاحب بانی جلسہ از جانب فریق غیر احمدیان ہمارے مکان پر تشریف لائے اور دوسری باتون کے درمیان اس بات پر بھی اصرار کیا کہ مباحثہ اردو مین ہی ہو۔ اور فرمایا کہ مولوی صاحبان کو خبر نہ تھی کہ آپ عربی جانتے ہین اب معلوم ہو گیا غلط فہمی دور ہو گئی۔ ہمارا منشاء تو تحقیق حق تہا یہ بات تو صرف ایک ضرورت کے واسطے پیش کیگئی تہی اسواسطے ان کا فرمانا تسلیم کیا گیا اور مباحثہ اردو مین ہی ہوا۔

ابتدائے جلسہ

پہلے دن مضمون وفات حیات مسیحؑ تہا اور مطابق شرائط پہلے پونے تین گھنٹے فریق مخالف کے لئے تھے کہ حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ثابت کرین اس کے بعد پونے تین گھنٹے جواب کے واسطے مقرر تھے اور اس کے بعد دو گھنٹے جواب الجواب کے لئے تھے جلسہ ۸ بجے شروع ہونا تہا مگر اتنی سویرے لوگ جمع نہو سکتے تھے نیز مکان کا انتظام نیا تہا اس واسطے جلسہ ۹ بجے شروع ہوا۔ انتظام جلسہ کیواسطے فریق غیر احمدیون کی طرف سے مولوی خلیل احمد صاحب اول مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور صدر جلسہ مقرر ہوئے جو کہ ایک معمر بزرگ حلیم الطبع صاحب علم حنفی المذہب مولوی ہین اور فریق احمدیہ کے امیر قافلہ نے احباب کے مشورہ سے عاجز راقم کو اپنی جماعت کیطرف سے صدر جلسہ مقرر کیا۔ برآمدے مین شرقی جانب ہمارے لئے میز اور کرسیان بچھائی گئین اور غربی جانب فریق مخالف کے لئے۔ دیگر معزز شرفاء سامعین کے لئے ایک تعداد کرسیون اور بینچون کی اور نیز دری کا فرش برآمدے کے اندر اور باہر میدان مین مہیا کیا گیا جس جگہ ہم بیٹھے تھے وہ ایک بہت اونچی جگہ ہونے کے سبب سامنے سرسبز پہاڑون کا نظارہ بہت پر لطف تہا اور اگرچہ فریقین قدرتِ خداوندی کے باطنی نظارون کیطرف ایسے متوجہ تھے کہ ان ظاہری امور کی طرف متوجہ ہونیکی فرصت نہ تہی تاہم کھلی ہوا اور نظر کے واسطے وسعت گردش لطف سے خالی نہ تہی

اسامی علمائے فریق مخالف

تقریر کے شروع کرنے سے پہلے جناب صدر صاحب فریق غیر احمدیان نے ہمارے ہان کے علماء کے نام دریافت فرمائے جو کہ بتلائے گئے جیسا کہ اوپر درج ہین اور انہون نے اپنے علماء کے نام جو جلسہ مباحثہ مین شریک تہے لکھائے اور وہ مفصلہ ذیل ہین۔ (۱) مولوی خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم۔ صدر جلسہ۔ (۲) مولوی محمد یحییٰ صاحب بہاری مدرس مدرسہ مظاہر العلوم۔ جو ایک نوجوان آدمی ہین اور ہر دو روز فریق غیر احمدیان کی طرف سے مناظر تہے۔ (۳) مولوی حافظ عبد اللطیف صاحب مدرس (۴) مولوی محمد یوسف صاحب میرٹھی (۵) مولوی ہادی حسین صاحب سہارنپور (۶) مولوی خلیل الرحمان صاحب مدرس مدرسہ ڈیرہ دون۔ (۷) مولوی محمد سعید صاحب مدرس مدرسہ لنڈھورہ بازار۔ سات آدمی اُن کی طرف سے تہے اور سات ہی ہماری طرف سے۔ ہماری جماعت سے ہر دو روز مناظر جناب مولوی میر قاسم علی صاحب احمدی کمھ اعتماتا دیا نندمت بکھنڈن سبھا دہلی مقرر ہوئے۔

"نوٹ۔ اس جگہ تقریرون کے صرف نوٹ درج کئے جاتے ہین یہ مفصل تقریرین نہین ہین وہ انشاء اللہ الگ کتاب کی صورت مین شائع ہونگی اس جگہ ہر دو روز کی چھہ تقریرون کو اختصاراً و ملخصاً درج کیا جاتا ہو مگر الفاظ مناظرین کے ہی حتی الوسع لکھے گئے ہین"۔

پہلی تقریر حیات مسیح پر

حیات مسیح کی تائید مین مناظر فریق مخالف نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی جسمین سب سے اول یہ ظاہر کیا کہ اس مضمون مین دراصل مدعی احمدی صاحبان ہین کیونکہ وہ وفات کے مدعی ہین ناحق ہم کو مدعی قرار دیکر پہلی تقریر ہم سے کرائی گئی ہے اور احمدی برادران ہمارے علماء کو مفسد کہتے ہین اور شیر پنجاب نے جو ان کے متعلق تحریرین یا تقریرین کی ہین اُنپر ہم کو الزام دیتے ہین کہ یہ مفسدہ پرداز ہے مگر ہمین صبر کرنا چاہئے (شیر پنجاب سے مراد مولوی صاحب کی جیسا کہ عام مشہور ہے رنجیت سنگھ نہین بلکہ انکی مراد مولوی ثناء اللہ صاحب سے تہی۔ اڈیٹر) پھر فرمایا۔ کہ یہ مسئلہ دراصل اس مباحثہ مین ضروری نہین اگر بالفرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہی ہو گئے ہین تو اس سے مسیحیت مرزا صاحب ثابت نہین ہو سکتی۔ پھر فرمایا کہ ہمارے اندر بھی اس مسئلہ مین اختلاف ہو۔ مثلاً امام بخاری اور امام مالک (علیہما الرحمۃ) موت کے قائل ہین اور بعض نے لکھا ہے کہ چند ساعت کے واسطے موت طاری ہوئی تہی مگر جمہور اہلسنت والجماعت کا عقیدہ یہی ہے کہ نہین مرے اور زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ دلائل مین مولوی صاحب نے آیتہ کریمہ ماقتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ کی تفسیر کی۔ فرمایا۔ بل کلمہ اضراب ہے۔ ماقتلوہ مین علوم تبت کی نفی نہین ہو۔ جو رفع سے مراد علوم ہو سکے اور رفعہ مین ضمیر حضرت عیسیٰ کے صرف روح کی طرف نہین بلکہ روح اور جسم ہر دو کی طرف ہو۔ نیز رفع کا معنی حقیقی لینا چاہیئے۔ بے ضرورت مجاز کی طرف کیون جاوین۔ آیات قرآنی کثیر ہین مگر سب کے بیان کی ضرورت نہین ایک کا ذکر کافی ہے اور حدیث شریف مشکوٰۃ مین صاف لکھا ہے کہ ابن مریم ضرور آویگا کثرت سے مال دیگا اور لوگ متمول ہو جاوینگے جس سن و سال اور جسم مین مرفوع ہوئے تہے اُسی مین تشریف لائین گے۔ یہ نزول بطور خرق عادت اور معجزہ ہے اگر امتناع عقلی ہے تو دلائل بیان کئے جاوین پہر ہم ان کو سنینگے مگر جماعت عظیم کی طاعت ضروری ہے کثرت رائے خود ایک دلیل ہے لغت مین توفی کے معنے موت بھی ہین مگر بھرپور نعمت دینے کے بھی ہین۔ یہ معنے کیون چھوڑے جاوین۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنی براہین احمدیہ مین مسیح کا آسمان سے آنا لکھا ہے اور ازالہ اوہام مین لکھا ہے کہ براہین احمدیہ مین خدا نے میرا نام یہ رکھا ہے اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے نزدیک براہین کلام الٰہی ہے اس مضمون پر زیادہ کہنے کی ضرورت نہین اور وقت بھی تنگ ہے اور مین بھی ایک سلبی علالت اٹھا چکا ہون جس کے سبب سے کمزوری باقی ہے (فی الواقع مولویصاحب موصوف کو چہرہ سے کمزوری کے آثار نمودار تھے)

شروع کلام مین ایک دفعہ مولویصاحب نے ہمین مرزائی کر کے کہا جسپر ہم نے عرض کی کہ ہماری جماعت کا نام احمدی ہے اس کے بعد اخیر تک مولویصاحب موصوف نے سوائے احمدی کے دوسرے نام سے ہم کو نہین پکارا یہ ان کی شرافت

کا نتیجہ ہے اس کیواسطے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہین۔

دوسری تقریر وفات مسیح پر

از جانب فریق احمدیہ - مولوی میر قاسم علی صاحب نے مذکورہ بالا تقریر کے جواب مین پونے تین گھنٹے مین پوری کی۔ میر صاحب نے سب سے اول مسئلہ وفات مسیح کی اہمیت اور ضرورت کو ثابت کیا مسیح کو زندہ ماننے سے نصاریٰ کو کس قدر تائید ملتی ہے ہر ایک نبی کی ہم تعظیم کرتے ہین۔ مگر کسی نبی کو حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فضیلت نہین دے سکتے نہ کسی کو خدائی صفات دے سکتے ہین کسی کا مر جانا انوکھی بات نہین سب عمر طبعی پاکر مرا ہی کرتے ہین نبی رسُول ولی سب مرگئے اس واسطے اگر کسی ایک کے واسطے یہ دعوےٰ کیا جائے کہ وہ نہین مرا اور زندہ ہے تو یہ بار ثبوت مدعی حیات پر ہوگا اس واسطے بار ثبوت فریق مخالف پر ہی ہے نہ کہ ہم پر۔ عقل اور نقل کے خلاف ہے کہ مسیح آسمان پر گیا ہو۔ نبی عرب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تمام کمالات موجود تھے ان کو یہ فضیلت کیون نہ دی گئی کہ آسمان پر بجسد عنصری جاتے اب تک زندہ رہتے دوبارہ آتے ان سے بڑھ کر دوسرا کون آئیگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جس قدر انبیاء تھے رجالاً تھے۔ دوسرے انسانون کی طرح کہانے پینے والے تھے۔ وما جعلناھم جسداً لایاکلون الطعام۔ ہم نے انبیاء کو ایسا جسم نہین دیا کہ ... وہ کہانا نہ کہاوین اور ہمیشہ رہین۔ آنحضرتؐ کو وعدہ تہا کہ خدا تجھے دشمنون سے بچائیگا جب وقت ضرورت آپ کو غار مین چھپایا گیا۔ آسمان پر نہ چڑہایا گیا۔ تو حضرت عیسیٰ کیواسطے کیا زمین پر انتظام نہ ہو سکتا تہا۔ جو آسمان پر ہی لے جانا ضروری ہوا۔ حضرت ابراہیمؑ آگ مین .... ڈالے گئے زمین پر ہی بچائے گئے۔ حضرت موسیٰ سمندر مین سے گذر کر زمین پر ہی بچائے گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً وامواتاً۔ کیا زمین زندون اور مُردون کے واسطے ہم نے کافی نہین بنائی۔ پس حضرت عیسیٰ زندگی اور موت مین اس آیت قرآنی کے مطابق زمین پر ہی رہے۔ حدیث مین آیا ہو کہ اُمت پر ایک وقت آئیگا۔ جو یہود کی ہر ایک خصلت کو اختیار کرینگے۔ جب اُمت یہود بنے گی تو اُمت مین سے مسیح مصلح بھی پیدا ہوگا۔ یہ امت مرحومہ کی تذلیل ہے جو کہا جائے کہ یہود کی بدیان تو سب ان مین جمع ہونگی لیکن اس قوم یہود مین جو یہ استعداد تھی کہ ان کا ایک فرد مسیح بن گیا وہ استعداد بالکل ہی اٹھ جاوے گی حالانکہ اس اُمت کے علماء کو حدیث مین انبیاء بنی اسرائیل کا مثیل کہا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے سب کچھ حاصل ہو سکتا ہو۔ عیسائی کہتے ہین۔ جو زمین مین مدفون ہے وہ افضل ہے یا وہ جو آسمان پر بیٹھا ہے۔ عیسائیون کو ناجائز مدد نہ دو۔ افسوس ۔ ؎

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے دانند
مگر مدفون یثرب را نہ دادند این فضیلت را

اھدنا الصراط المستقیم کی دُعا مین بہی ہم کو ... سکھایا گیا ہے۔ کہ جن لوگون کو جو نعمتین ملی تہین وہ ہمین بھی مل سکتی ہین وفات مسیح کیواسطے یہ نص صریح قطعیۃ الدلالت ہے کہ اذ قال اللہ یعیسیٰ ابن مریم ءانت قلت للناس - الآیتین الخ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا کہ کیا تو نے لوگون کو کہا تہا کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے اور میری مان کو معبود بناؤ۔ تو انہون نے عرض کی کہ تو پاک ہے نہین ہو سکتا کہ مین وہ کہون۔ جس کا مجھے حق نہین اگر مین نے کہا ہے تو تو جانتا ہے۔ تو جانتا ہے جو میرے نفس مین ہے اور مین نہین جانتا جو تیرے نفس مین ہے بے شک تو ہی جاننے والا غیبون کا۔ مین نے انکو نہین کہا مگر وہی جو تو نے مجھے حکم دیا کہ عبادت کرو اللہ کی جو میرا اور تمہارا رب ہے اور مین اُن کا نگران تہا جب تک کہ مین ان مین تہا پھر جب میری وفات ہوئی تو پھر تو ان کا نگہبان تہا۔ یہ آیت صاف ظاہر کرتی ہے کہ عیسائیون کا بگڑنا حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد ہُوا اور بگڑنا اب ظاہر ہے۔ پس وفات ہو چکی ہے اگر یہ سوال حضرت عیسیٰ پر قیامت کے دن ہوگا تو نعوذ باللہ ان پر الزام لگتا ہے کہ اوروں نے جھوٹھ کہا اور قوم کی حالت سے بے خبری ظاہر کی ہے حالانکہ انہین یہ جواب دینا چاہیئے تہا کہ مین اس قوم مین دوبارہ جا کر ... سال رہا اور انہین ایسے بد عقیدے کے سبب خوب سزائین دین۔ اس آیت کی تائید اور تفہیم حضرت رسُول کریمؐ کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔ جسمین آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب میری قوم مین تفرقہ اندازی ہوگی اور مجھ سے سوال ہوگا تو مین بھی وہی جواب دونگا۔ جو عبد صالح حضرت عیسیٰ نے دیا۔ اس سے ظاہر ہُوا کہ جس طرح حضرت رسول کریمؐ ایک مدت اپنی جماعت مین رہے پھر فوت ہوئے بعد مین قوم بگڑی بعینہٖ یہی حال حضرت عیسےٰ اور ان کی جماعت کا ہے۔ قرآن اور حدیث سے وفات مسیح ثابت ہو اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ خدا کے سوا جو اور معبود بنائے گئے ہین وہ قیامت کے دن اپنے عابدون کو صاف کہینگے کہ ہم تمہاری عبادت سے بے خبر تھے۔ اگر حضرت عیسیٰ دوبارہ آکر دنیا مین رہ گئے۔ تو پھر وہ بے خبر کیون کر ہوئے جب آنحضرتؐ سے معجزہ طلب کیا گیا۔ کہ آسمان پر چڑھ کر دکھاؤ تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو کہدے کہ مین بشر رسُول ہون۔ معلوم ہُوا کہ بشر رسُول آسمان پر نہین جاتا۔ سب سے پہلا اجماع اُمت مین حضرت ابو بکر اور صحابہ کا اس بات پر ہوا کہ تمام نبی فوت ہو چکے ہین قرآن شریف مین یہ بھی آیا ہے کہ جتنے غیر اللہ معبود ہوئے (اور ان مین حضرت عیسیٰ بھی شامل ہین) سب مرگئے ہین کوئی زندہ نہین۔ اموات غیر احیاء مین کسی کا استثنا نہین کیا گیا۔ یہود حضرت عیسیٰ کو صلیب پر مرنے یعنے لعنتی موت کا الزام دیتے تھے جس کے جواب مین اللہ تعالیٰ نے چار وعدے دئے۔ توفی۔ رفع۔ تطہیر۔ اتباع کا غالب آنا کفار پر۔ توفی خود ایک وعدہ ہے اور سب سے پہلے۔ اگر کوئی دوسرا مسیح کا ہم شکل بنا کر قتل کیا گیا تب بھی یہود معذور ہین کیونکہ وہ عالم الغیب نہ تھے۔ اجماع پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اس کو آپ کے شیر پنجاب نے رد کیا ہے لیکن حضرت عیسےٰ کی حیات پر در اصل اجماع ہُوا ہی نہین صحابہؓ نے بلکہ موت پر اجماع کیا چار اماموں مین سے کسی نے حیات پر اجماع نہین کیا اور نہ بعد مین کسی نے کیا۔ تفاسیر کا یہ حال ہے کہ شد پریشان خواب من از کثرت تعبیر ہا۔ قرآن و حدیث مین کہین آپ نے جسد کا اور آسمان کا لفظ نہین دکھایا اگر ضمیر مین روح اور جسم ہر دو کو چاہتی ہین تو احمدؐ کی پیشگوئی کس کے واسطے تہی جب کہ جسم موجود ہی نہ تہا ہر ایک مومن کی دعا وارفعنی مین ضمیر کس کی طرف ہے روح کے اُٹھائے جانے کی طرف یا جسم کی طرف یا ہر دو کی طرف۔ اصل بات یہ ہے کہ واقعہ صلیب مین حضرت عیسےٰ کا لمقتول اور کا لمصلوب ہو گئے تھے یہ مراد ہی بات ہے۔ اگر اللہ کی طرف جانے سے مراد آسمان پر جانا ہے تو انی ذاھب الی ربی سے کیا مراد ہے کیا حضرت ابراہیم آسمان پر چلے گئے۔ بل انرا لی کیون کر ہو سکتا ہے جبکہ آسمان پر جانے کا جھگڑا ہی نہین بلکہ مقرب الٰہی ہونے یا نہ ہونے پر بحث ہے۔ اگر رفع سے مراد آسمان پر جانا ہے تو ابراہیم یا عُزیر کو جو کہا گیا تہا کہ خدا نے چاہا کہ اس کا رفع ہو وہان سے کیا مراد تہی حضرت عیسیٰ دوبارہ واپسی کے وقت پہلی حالت مین آئینگے یا ترقی کرینگے یا تنزل۔ نبوت چھین جائے گی یا نبی اور اُمتی ہر دو ہونگے۔ براہین مین مرزا صاحب نے جو کہا وہ الہامی کلام نہین سارا براہین الہامی کلام نہین۔ جو اس مین الہامات ہین وہ خصوصیت کے ساتھ بتا دئے گئے ہین مسیح کا آسمان سے آنے کا وہان ذکر مسلمانون کے عام عقیدہ کا اظہار ہے قول فیصل حضرتؑ کا آخری کلام ہے حضرت نے خود لکھا ہے کہ یہ پہلے علماء رسمی کے اعتقاد کے موافق لکہی گئی۔

صدر صاحب تو چلے ہی گئے

مین اوپر لکھ چکا ہون کہ مین نے یہ رپورٹ کوہ منصوری مین ہی لکھنی شروع کی تھی کیونکہ مباحثہ کے بعد ایک دو روز اور یہان ٹھہرنا ضروری معلوم ہُوا اور اس ضرورت کا باعث یہ تہا کہ شرائط مباحثہ مین یہ بات لکھی گئی تھی کہ فریقین زود نویس اپنے اپنے لائینگے اور ہر ایک تقریر کے خاتمہ پر تحریرون پر دستخط ہو کر ہر ایک فریق اپنی تحریر دوسرے فریق کو دیدیگا اس کے مطابق ہر تحریر کے بعد فریق مخالف کو ہم نے بہ اصرار تمام کہا کہ تحریرون پر دستخط کر دو اور تبادلہ کر لو۔ مگر اول تو انہون نے یہ عذر کیا کہ ہمارا زود نویس لکھ نہین سکا۔ جب کہا گیا کہ اچھا ہمارے ہی زود نویس کی تحریر پر دستخط کر دو تو اس سے بھی انکار کیا شام کا وعدہ کیا کہ دستخط کر دینگے جب پہلے دن کی تقریرین ختم ہوئین تو پھر بہت کہا گیا لیکن انہون نے تحریرون پر دستخط نہ کئے پرچے کئے اور دوسرے دن کا وعدہ کیا پھر دوسرے دن بھی وعظ کے شروع ہونے سے پہلے بہت اصرار کیا مگر دستخط نہ کئے پھر شام کو کہا پھر بھی نہ مانا اور کہا

کہ اچھا ہمارا ایک منشی آئیگا وہ تحریر نقل کریگا ۔ ہم نے اعلان بھی کیا کہ اب جبکہ مباحثہ ختم ہو چکا ہے ہم صرف تحریروں کے واسطے ایک دن اور ٹھہرتے ہیں مگر دوسرے دن مولوی صاحبان کا کوئی رُوداد نویس نہ آیا ۔ آخر ہماری طرف سے کلن خان صاحب گئے اور خالی واپس آئے پھر دوبارہ گئے تو بمشکل تمام ۱۱ بجے کے قریب ان کا منشی آیا شام تک کوئی ڈیڑھ تقریر نقل ہوئی اور دوسرے دن کا وعدہ کر کے منشی صاحب چلے گئے ۔ مگر ایسے گئے کہ پھر واپسی کا نام نہ لیا ۔ آج صبح بدھ کے دن ۱۷ر نومبر ۹ء کو مولوی محمد یحییٰ صاحب مناظر بمعہ اپنے رفقاء کے اتفاقاً ملاقی ہوئے تو اُن سے معلوم ہوا کہ ان کے صدر مجلس صاحب تو کل سے ہی سہارنپور چلے گئے ہیں اس بات کو سُن کر بہت تعجب ہوا سبحان اللہ! یہ عجیب طریقہ صدر صاحب نے اختیار کیا ہمیں تو اس انتظار میں بٹھایا کہ تحریروں پر دستخط ہو دیں اور خود بے اطلاع وطن کو سدھار گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ ہمیں ہرگز امید نہ تھی کہ وہ ہمارے ساتھ ایسا سلوک کریں گے ۔ صدر جلسہ چلے گئے اب دستخط کرے تو کون ناچار ہم بھی آج منصوری سے روانہ ہوئے اور ہم سے پہلے مولوی محمد یحییٰ صاحب بھی چلے گئے ۔ چنانچہ یہ مضمون اب میں راجپور میں برادر کلن خان صاحب کی کوٹھی پر لکھ رہا ہوں یہاں ایک بات اور سُننے میں آئی ہے کہ مولوی صاحبان دستی نوٹس تقسیم کرتے پھرتے ہیں کہ ہم نے مرزائیوں پر فتح پائی ہے اور جھوٹی باتیں جو ہم نے نہیں کہیں ہماری طرف منسوب کر رہے ہیں یہ تقوی سے ہے شاید اس واسطے خلاف معاہدہ تحریروں پر آپ نے دستخط نہیں کئے تھے تاکہ انکار کرنا اور جھوٹھ بولنا آسان ہو جائے ۔ مگر اس سے کیا ہوتا ہے آخر منصوری کے فہیم اور دانا لوگ بھی موجود تھے اور ان میں سے کئی ایک اقرار کر چکے ہیں کہ سہارنپوری مولوی صاحبان احمدیوں کے دلائل کے جواب نہیں دیسکتے معلوم نہیں کس بات میں وہ اپنی کامیابی خیال کرتے ہیں کیا کوئی احمدی غیر احمدی ہو گیا ہرگز نہیں بلکہ کئی ایک نیک دل احمدیت کی طرف جھک گئے ہیں ۔ جن کا اظہار انشاء اللہ اپنے وقت پر ہو جاویگا ۔ اس کے متعلق آج راجپور سے حافظ دوست محمد کو نوٹس بھی دیا گیا ہے کہ آپ نے خلاف معاہدہ کیوں تحریروں پر دستخط نہیں کرائے اور مولوی صاحبان کو کیوں ایسا ہی جانے دیا ۔ اور خواہ مخواہ ہمارا ہرج کرایا ۔ ہمارے پاس مولویصاحبان کی اور اپنی تقریریں موجود ہیں اور ہمارے رُوداد نویس کی خود مولویصاحبان تعریف کر چکے ہیں اور مولوی محمد سعید صاحب جن کا نام نامی انہوں نے اپنے مولویوں میں لکھایا تھا انہوں نے خود اقرار کیا کہ یہ تحریریں جو ہمارے رُوداد نویس نے لکھی ہیں ٹھیک ضبط کی گئی ہیں ۔ اور ایسا ہی اقرار مولوی محمد یحییٰ صاحب مناظر بہاری نے بھی چند اوراق دیکھ کر کیا تھا ماسوا مولوی محمد سعید صاحب نے میر قاسم علی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپکی تقریر ماشاء اللہ بہت قابل تعریف تھی ۔ آپکا ہر لفظ لوگوں کے دلوں پر نقش ہو گیا آپنے بڑی وضاحت سے بیان کیا ایسے جلسوں میں ایسی ہی تقریریں سامعین کے واسطے فائدہ مند ہو سکتی ہیں ۔ مولانا بہاری صاحب ناتجربہ کار ہیں ان کی تقریریں کسی کی سمجھ میں نہیں آئیں بے ضرورت اصطلاحات علمیہ کو انہوں نے بار بار بیان کیا ہے جس سے پبلک کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکا ۔ " یہ سارٹیفکیٹ ان سات مولویوں صاحبان میں سے ایک نے اپنے مناظر اور ہمارے مناظر کو دیا ہے اس سے ظاہر ہو کہ کامیابی کس کو ہوئی ۔

تیسری تقریر وفات مسیح کے مضمون پر جواب الجواب

شام کو ۳ بجے فریق مخالف کے مناظر نے میر صاحب کے جواب کا جواب الجواب دینا شروع کیا اور کہا ۔ مسیح ہمارے نبی سے افضل نہیں ۔ مگر اس کو جزئی فضیلت ہمارے نبی پر حاصل ہو سکتی ہے جیسا کہ وہ بن باپ پیدا ہوا یہ بھی اُس کو فضیلت ہو (اگر بن باپ ہونا فضیلت ہو تو یہ بھی سہی ۔ اور آپکے اعتقاد کے مطابق آسمان پر جانے کی جزئی فضیلت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حاصل ہوئی پھر مُردے زندہ کرنے کی جزئی فضیلت بھی حاصل ہوئی پھر پرندے خلق کرنے کی جزئی فضیلت بھی حاصل ہوئی ۔ پھر دو ہزار سال کی عمر پانے کی فضیلت بھی ان کو حاصل ہوئی ۔ یہ جزئی ۔ جزئی ۔ جزئی فضیلتوں کا کس قدر درجہ آپ ہمارے سید الانبیاء پر مسیح کو دیتے جائیں گے ۔ اڈیٹر) پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ احمدی مباحث لیکچر میں لوگوں پر باتیں بنا کر اثر ڈالتا ہے ۔ حضرت عیسیٰ اگر آسمان پر کھاتے پیتے ہیں تو کیا آدمی ہر وقت کھاتا ہی رہتا ہے ۔ مگر یہ علمی باتیں ہیں صاف نہیں ہو سکتیں اور لوگ اصول مناظرہ سے واقف نہیں جس عالم میں حضرت عیسیٰ ہیں وہ عالم ہی ایسا ہے جس میں کھانا پینا نہیں (اور مولویصاحب وہ عالم ہی ایسا ہے ۔ جسمیں انسان جسد عنصری سے کر نہیں جایا کرتا یہ بھی یاد رہے ۔ ایڈیٹر) پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ آسمان پر جانے کے واسطے کرہ زمہریر کیا رکاوٹ ہو سکتا ہو ۔ **حضرت عیسےٰ کوئی پوڈر ملکر چڑھ گئے ہونگے** جس پر سردی کا اثر نہ ہو ۔ مسیح کا ایک حواری شبیہ بن گیا تھا ۔ جیسا کہ حضرت علی کو رسول کریم اپنی جگہ سلا گئے تھے ۔ عزیرؑ کو دیکھو سو سال مرا رہا ۔ حضرت ابراہیمؑ نے چڑیوں کو پُرزے پُرزے کر دیا تھا ۔ زمین سب کے واسطے جائے ہے مگر مثلاً ایک حضرت عیسیٰ آسمان پر چلے گئے تو کیا ہوا (عجب ۔ عیسیٰ پر ہی بحث اور مثال میں بھی ایک عیسےٰ ہی آپ کو یاد آئے اڈیٹر) **مرزا صاحب کام کے آدمی تھے مگر** (صدر مجلس صاحب نے مولوی صاحب کو روک دیا کہ آگے نہ بولیں) فلما کی فاء تعقیب کی ہے ۔ کما قال عبد الصالح سے یہ مراد نہیں کہ آنحضرت م کے الفاظ وہی ہوں گے ۔ جو حضرت عیسےٰ کے تھے ۔ **آنحضرت کی وفات کے وقت حضرت عمر کا خیال تھا کہ اور کام باقی ہیں** ۔ اس واسطے انہوں نے کہا کہ ہنوز فوت نہیں ہوئے ۔

خلت کے معنے موت ہی ہے مگر مفسر کے معنے یہی ہیں یعنے گزر گئے مگر گذر گئے ۔ محاورہ ہندی کے مطابق نہیں جس سے مراد مرجانا ہے ۔ (پھر جناب کس زبان کا محاورہ لیا جاوے ۔ اڈیٹر) توریت کا حوالہ ہم نہیں مانتے ۔ امام بخاری اور امام مالک وفات مسیح کے قائل تھے (پھر جناب جتنے وہ کافر تھے اتنے ہم بھی سہی اڈیٹر) حیات مسیح پر علماء کا اگر اجماع قولی نہیں تو اجماع سکوتی تو ضرور ہے ۔ شبہ لہم میں نائب فاعل موجود ۔ اس واسطے ضمیر مستتر کی ضرورت نہیں ۔ رسالت قوت رُوحانی کا نام ہے کام کرے یا نہ کرے بطور پنشنر کے سمجھنا چاہیئے اس میں استعداد تو ہے ۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ کو سمجھ لو ۔

(یہاں پہلے دن کا مباحثہ ختم ہوا)

دوسرے دن کا مباحثہ

پہلی تقریر حضرت مرزا صاحب کے دعاوی اور دلائل پر

صبح ۹ بجے میر قاسم علی صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے دعوے و دلائل پر تقریر شروع کی پہلے مرزا صاحب اور ان کی جماعت کا مذہب بیان کیا ۔ جس کا خلاصہ اخبار بدر کے صفحہ اول پر درج ہوا کرتا ہے اور بیان کیا کہ اعتقادی اور عملی رنگ میں توحید ۔ ملائکہ رُسل ۔ کتب ۔ یوم آخر ۔ تقدیر ۔ ختم نبوت ۔ نماز ۔ روزہ ۔ حج ۔ زکوٰۃ قرآن حدیث ۔ قبلہ سب وہی مسلمانوں کا ہے ۔ مرزا صاحب کا دعوے ایک مصلح کا ہے ۔ جس کا نام مسیح ہے اور جس کے متعلق آنحضرت م پہلے سے پیشگوئی کر چکے تھے ۔ ہمارے اور مولویصاحبان میں صرف اتنا فرق ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مسیح تلوار سے دین پھیلائے گا اور نیز مسیح کا باہر سے آنا مانتے ہیں ۔ مگر ہمارا عقیدہ ہے کہ آنے والا مسیح اُمتی ہوگا ۔ جیسا کہ آیت شریف وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم اور احادیث اِمامکم منکم اور امکم فیکم سے ظاہر ہے ۔ حدیث شریف میں اسرائیلی مسیح کا حلیہ اور درج ہے ۔ آنے والے مسیح کا اور ہے ۔ قرآن شریف میں سورہ فاتحہ اور اجیب دعوۃ الداع اور دیگر آیات سے مکالمہ الٰہیہ کا ہونا ثابت ہے ۔ اس جگہ حنفیوں کے رسالہ انوار الصوفیہ اور اہل حدیث کے رسالہ الہادی سے اس امر کے تائیدی مضامین پڑھکر سنائے گئے ۔ پیشگوئیوں کے معانی میں تاویل کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ حدیث ذہب وہلی متعلق ہجرت حضور نے یمامہ سمجھا اور یثرب نکلا اور اس حدیث سے ظاہر ہے ۔ جس میں فرمایا تھا کہ آنحضرت کے بعد سب سے پہلے وہ بیوی فوت ہوگی ۔ جس کے لمبے ہاتھ رکھتی ہیں مراد اس سے سخاوت تھی کسی صحیح حدیث میں آسمان کا لفظ نزول کے ساتھ نہیں پھر خود نزول کا لفظ عام ہے قرآن شریف میں لکھا ہے کہ لوہا ۔ لباس اور چرپائے نازل ہوئی ہو نزول کے علاوہ لفظ خروج ذاتی ۔ بعث بھی آیا ہے جس سے ظاہر ہے

کہ مراد یہ نہیں۔ کہ نزول آسمان سے ہو ابن مریم سے اصل وہ شخص مراد نہیں ہوسکتا۔ آنحضرت ؐ کا نام ابن ابی کبشہ تھا۔ آنحضرت کا نام توریت میں احید۔ زبور میں ماحی اور انجیل میں احمد تھا۔ حالانکہ یہ نام آپ کے والدین نے آپکے لئے نہ رکھے تھے۔ مرزا صاحب کے وجوہ مماثلت حضرت عیسیٰ کے ساتھ یہ ہیں۔ علامات زمانہ زوال طاقت ملکی جیسی یہود کی تھی ویسی اب مسلمانوں کی ہے۔ فرقوں کی کثرت جیسی اُس وقت یہود میں تھی ویسی اب مسلمانوں میں ہے جیسا کہ حضرت مسیحؑ کے وقت ضرورت جہاد نہ تھی ویسے اب بھی نہیں۔ علماء کی حالت علمائے یہود کی سی ہوگئی ہے۔ وہ یہود غیر قوم کی سلطنت کے ماتحت تھے ایسا ہی اب یہاں کے مسلمان ہیں۔ رومی سلطنت اور انگریزی سلطنت میں ازحد مماثلت ہے حدیث میں وعدہ ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا۔ اُمت بھی یہودیوں کیطرح ہوگئی۔ رمضان میں کسوف خسوف کی پیشگوئی پوری ہوگئی اونٹ بیکار ہوگئے۔ طاعون آیا۔ زلزل آئے۔ اختلاط اقوام کثرت سے ہوا۔ نہریں کھودی گئیں۔ اخبارات اور کتابیں چھپ گئیں۔ حج کی بندش ہوئی۔ ستارہ ذوالسنین نکلا صلیب کا غلبہ ہوا۔ ان تمام امور کے حوالجات قرآن و حدیث و دیگر کتب معتبرہ سے نکالکر دکھلائے گئے۔ حضرت مرزا صاحب کا کام کیا تھا۔ آپنے اصلاح روحانی کی۔ کسر صلیب کیا۔ عیسائیوں کو دلائل اور نشانات کے ساتھ مغلوب کیا۔ عیسائیوں کے ایک بڑے مدعی ڈوئی کو پیشگوئی کرکے ہلاک کیا۔ اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ دیا۔ حکم و عدل ہوکر مسلمانوں کے درمیان جو اختلافات تھے ان کا فیصلہ کردیا۔ صادق کے جس قدر علامات ہیں وہ سب مرزا صاحب میں موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ صادق کی نصرت کرتا ہے صادق کی پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں۔ یہ سب کچھ ہؤا۔ صادق کی پہلی عمر بھی اس کی صداقت کی شہادت دیتی ہے۔ مرزا صاحب کی پہلی عمر کے متعلق بڑے بڑے مخالف مثلاً مولوی محمد حسین صاحب شہادت دے چکے ہیں۔ مرزا صاحب نے سینکڑوں نشانات اور کرامات وخوارق ضرور دکھائے۔ ایک دو اگر کسی کی سمجھ میں نہ آئے ہوں۔ تو اس کا حرج نہیں۔ مفتری علی اللہ کی جو علامات ہیں جیسا کہ آیت تقوّل وغیرہ سے ظاہر ہیں اون میں سے کوئی مرزا صاحب پر لگ نہیں سکی۔

پہلی تقریر کا جواب متعلق دعوی حضرت مرزا صاحب

مذکورہ بالا تقریر ۲½ گھنٹے میں ختم ہوئی اور اس کے بعد مولوی محمد یحییٰ صاحب نے اس تقریر کی تردید پر ۲½ گھنٹے خرچ کئے اور کہا۔ کہ مرزا صاحب نے رفتہ رفتہ اپنے دعوے میں ترقی کی ابتدا میں نوکری بھی کی مختاری کا امتحان بھی دیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی طرف جھکے ہوئے تھے جو نشانات مسیح کے ہیں وہ ان میں نہ تھے اس واسطے ہم مان نہیں سکتے۔ چاہیئے تھا کہ ان میں کھلی نشانیاں ہوتیں یا کشش قلبی ہوتی کہ وہ ہم کو خود ہی کھینچ لیتے۔ عربی کتابوں کا کیا ہے۔ مولوی طیب عرب نے ان کے جواب میں قصیدہ لکھا تھا اور ان کے قصیدے کی غلطیاں لکھی تھیں۔ ازالہ اوہام میں مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ قرآن شریف میں سخت کلامی ہے۔ ہمارے پیر و مرشد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو اعمیٰ اور غول لکھا ہے ان کی روشنی آخر عمر میں جاتی رہی تھی لیکن صبر جمیل۔ کیا کوئی صحابی بھی احمد کا مصداق بنا تھا۔ پس صحابیوں سے بڑھ کر کون ہے۔ پہلے انا الحق کہنے والے جو تھے وہ ایسے دعوے نہ کرتے تھے۔ نہ مشن بناتے تھے نہ تمام عالم میں واعظین پھیلاتے تھے نہ ایسے تھے کہ عیسائیوں اور آریوں کے مونہہ بند کردیں انہوں نے نہ اچھی شادیاں کیں نہ عمدہ غذائیں کھائیں اب تو ملمع سازیاں کی جاتی ہیں اور ایسی باتیں کی جاتی ہیں جن سے نئے تعلیم یافتہ لٹو ہو جاتے ہیں۔ معزز مناظر نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور سامعین پر اثر ڈالا ہے پیشگوئیوں کے پورا نہ ہونے پر توجیہات کی جاتی ہیں۔ مہر نبوت سے تھے ان پر چند بال تھے کبوتر کے انڈے کے برابر ابھرا ہوا گوشت تھا۔ مرزا صاحب کہتے کہ مہر نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے مگر اسکی کنہ کو ہم نہیں جانتے۔ حالانکہ حدیث میں صاف ہے کہ ایک موقعہ پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں بلا عذر جمع کرلی تھیں۔ اس واسطے حدیث قرآن کے مخالف ہو تو قرآن معیار نہیں ہوسکتا۔ مرزا صاحب نے امام حسین سے اپنے آپ کو افضل بنایا ہے ہم نہیں کہتے کہ اسلام میں کبھی تلوار دین کے واسطے چلائی گئی یا امام مہدی آکر تلوار چلائیں گے۔ حضرت عمر کی مثل کوئی آدمی اس اُمت میں نہیں ہوسکتا۔ **اُمت محمدی میں بھی ایسا آدمی ہوسکتا ہے کہ مسیح موعود اور مہدی معہود کا کام دے سکے۔** مگر اس جگہ باہر سے ایک عظیم الشان نبی لاکر یہ خدمت اسلام کی لی جائے گی جیسا کہ بعض سلطنتوں میں تجربہ کے واسطے باہر سے کوئی جنگی آدمی بلوا کر اپنی فوج کا سپہ سالار بنایا جاتا ہے۔ مرزا صاحب نے آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جسم کو کثیف کہا حالانکہ براہین میں خود لکھ چکے ہیں کہ پاکوں کو کثیف کہنا گناہ ہے (اسی سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب نے جسم عنصری کو کثیف کن معنوں میں کہا ہے۔ اڈیٹر) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح میری قبر میں دفن کیا جائیگا۔ کسوف خسوف بیشک ہوا اور بلائیں۔ زلازل۔ طاعون وغیرہ ہوئے مگر یہ کس طرح معلوم ہوا کہ یہی خسوف کسوف بلائیں زلازل طاعون وغیرہ ہیں جو قرب قیامت کی علامت ہیں کیونکہ ایسے واقعات دنیا میں ہوتے ہی رہتے ہیں کسر صلیب سے مراد یہ ہے کہ آنے والا مسیح سب کو کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا دیگا مال بہت دیگا۔ کوئی لینے والا ہی نہ رہے گا۔ ہم خود مسیح و مہدی کے منتظر ہیں اور ہماری حالت الانتظار اشد من الموت کی سی ہے انتظار موت سے زیادہ سخت ہے اگر مسیح آگیا تو کیا ہمارا دل نہیں چاہتا۔ کہ ہم اس پر ایمان لاویں۔

تیسری تقریر

اس کے بعد میر قاسم علی صاحب نے جواب الجواب دیا جس پر دو گھنٹے خرچ ہوئے اور یہی سب سے آخری تقریر تھی۔ آپنے فرمایا مرزا صاحب کی ملازمت کیوں قابل اعتراض ہوئی کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تجارت نہ کی تھی اور حضرت خدیجہ کی ملازمت نہ کی تھی کیا حضرت موسےٰ نے بکریاں چرانے کا کام سالہا سال نہ کیا تھا کیا یوسف علیہ السلام مہتمم خزانہ ہونے کی ملازمت اختیار نہ فرمائی تھی۔ کفار نے بھی آنحضرت کو دوکاندار کہا تھا۔ جو عذر آپ کرتے ہیں یہی عذر یہود اور عیسائی بھی پیش کرتے ہیں کہ بیّن اور کھلے نشان ہوتے تو ہم مان لیتے سینکڑوں نشان ہوئے ان کے واسطے کوئی بیّن نہ تھا یہی حال اب آپکا ہے مرزا صاحب کی عربیت کی غلطیاں نکلیں تو کیا کفار نے قرآن شریف کی غلطیاں نہیں نکالیں کیا آج تک آریہ ہندو ایسا نہیں کرتے۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ یہ باتیں قرآن شریف کے بالمقابل کیا شے ہیں یہی حال ان لوگوں کا ہے جو مرزا صاحب کی غلطیاں نکالنا چاہتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کی تحدی کا دراصل کوئی مقابلہ کرہی نہیں سکا مرزا صاحب نے قرآن شریف پر اعتراض نہیں کیا بلکہ آپ کو سمجھایا ہے کہ مستحق لعنت کو ملعون کہنا ناجائز نہیں کیونکہ قرآن شریف میں ایسا کیا گیا ہے۔ مرزا صاحب نے علماء کو کیا کہا ہے ذرا علماء کے الفاظ بھی مرزا صاحب کے حق میں سنئے (میر صاحب نے ایک لمبی فہرست ان گالیوں کی سنائی جو علمائے زمانہ نے ان کو دی ہیں) رسُل کے واسطے عمدہ کھانا اور شادی کرنا کہاں منع۔ قرآن شریف میں ہے۔ یا ایها الرسل کلوا من الطیبات۔ اے رسُولو! طیب چیزیں کہاؤ (اس جگہ مولوی محمد یحییٰ صاحب درمیان میں بولے کہ میری مراد مجذوبین سے نہ تھی بلکہ سالکین سے) اگر علماء نے مرزا صاحب کو کافر کہا ہے تو یہ پہلی پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔ نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب اقتراب الساعۃ میں لکھا ہے کہ آنے والے مسیح پر مقلدین کفر کا فتوے لگائیں گے۔ اور مجدد الف ثانی نے لکھا ہے کہ علمائے ظواہر یعنے وہابی لوگ اس کے منکر ہوں گے حدیث شریف میں تو لکھا ہے۔ کہ جو اختلاف ہو۔ فاعرضوہ علی کتاب اللہ۔ آپ کہتے ہیں کہ کتاب اللہ معیار ہی نہیں۔ ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ لا مھدی الا عیسیٰ مہدی اور عیسےٰ ایک ہی شخص ہے کیا آپ آنحضرت کی قبر کی بے ادبی کرنا چاہتے ہیں اور اس کو اکھیڑنا چاہتے ہیں۔ دجال ایک جماعت کا نام ہے اس کا ثبوت لغت عرب سے ظاہر ہے۔ طاعون و زلازل کا جو جواب آپنے دیا ہے یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کفار نے کہا ہے کہ قد مس اٰباءنا السراء و الضراء۔ ہمارے باپ دادوں کو بھی دکھ سکھ آتے ہی رہے ہیں کسر صلیب سے مراد ابطال نصرانیت ہے قرآن شریف سے تو ثابت ہے کہ اخذنا اهلها بالبأساء نذیر کے آنے کے وقت لوگوں پر فقر و فاقہ اور عذاب پڑتا ہے تو پھر لوگوں کے پاس مال کہاں سے آگیا۔ بروزی نبوت اور خلافت راشدہ کے متعلق مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید نے مفصل لکھا ہے مرزا صاحب کی کسی پیشگوئی میں آپ کو شک ہے تو حدیبیہ کے واقعات پر غور کریں

میر صاحب اپنے مضمون کو پورے طور پر ختم نہ کر سکے مگر وقت کے ختم ہو جانے کے سبب سے تقریر ختم ہو گئی۔

شکریہ اس کے بعد عاجز نے بحیثیت صدر جلسہ از جانب فریق احمدی کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی کہ مباحثہ بخیر و خوبی ختم ہوا اور سامعین کا شکریہ ادا کیا کہ اونہوں نے خاموشی کے ساتھ اور صبر کے ساتھ طرفین کی تقریریں سُنیں۔ اور فریق ثانی کے مولوی صاحبان کا بھی شکریہ کیا کہ اونہوں نے شرافت اور تہذیب کے ساتھ مباحثہ کے کام کو پورا کیا اور جیسا کہ دوسرے مولوی مباحثہ کے وقت سخت کلامی سے کام لیتے ہیں ویسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ اور بیان کیا کہ اب ہم صرف تحریروں پر دستخط لینے کے لئے ایک دن ٹھہرتے ہیں ورنہ باقی کام سب ختم ہو گیا ہے۔ اس کے بعد فریق ثانی کے صدر جلسہ مولوی خلیل احمد صاحب نے کھڑے ہو کر ہمارا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ ہمیں کوئی شکایت آپ کی طرف سے پیدا نہیں ہوئی۔ پھر ناظرین نے اُٹھ کر ایک دوسرے کا شکریہ ادا کیا۔

انتظام پولیس اس جگہ اس بات کا لکھنا بھی ضروری ہے کہ پولیس کے دو انسپکٹر صاحبان منشی دیوکی نندن صاحب اور منشی امیر الدین صاحب بھی تشریف لائے اور بہت سا وقت موجود رہے اور میاں محمد عمر صاحب ہیڈ کنسٹبل بمعہ گارد پولیس موقع مباحثہ پر برابر موجود رہے اور نہایت عمدگی سے انتظام امن قائم رہا۔ جیسا کہ ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب کی بیداری مغزی کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے ایسا ہی یہاں کے اسٹیشن کے اس وقت کے انچارج پولیس منشی دیوکی نندن صاحب بھی ایک فہیم اور قابل قدر ناظم افسر ہیں۔

احباب منصوری

بھائی جان منشی عزیز الرحمان صاحب جیسا کہ میں شروع میں بیان کر چکا ہوں اس جلسہ کے بانی مسٹر محمد علی صاحب اور منشی عزیز الرحمان تھے۔ منشی صاحب موصوف آجکل مہاراجہ صاحب کپورتھلہ کے ملازم ہیں۔ اور چند سالوں سے ان کی ڈیوٹی کوہ منصوری پر ہے ان کو خدا تعالیٰ نے سلسلہ حقہ احمدیہ کیواسطے ایک سچا جوش عطا کیا ہے۔ جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے تبلیغ کا کام برابر جاری رکھتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈر کر سب کو حق پہونچاتے ہیں۔ قادیان سے کتابیں بالخصوص ریویو کی انگریزی اور اُردو کاپیاں منگوا کر یہاں کے رہنے والے معزز لوگوں میں تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ منشی صاحب کو علاوہ اس نصرت کے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہجرت کا ایک حصہ بھی عطا کیا ہے کیونکہ دو تین سال سے اونہوں نے ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ ان کے اہل و عیال سب قادیان میں ہی رہتے ہیں اور منشی صاحب موصوف ہر سال دو تین ماہ کی رخصت حاصل کر کے قادیان میں گذارتے ہیں انہوں نے اپنی دو لڑکیوں کی شادی بھی اس محبت کے سبب ایسے نوجوانوں سے کی ہے جو قادیان میں مہاجرین ہیں اخی ماسٹر عبد الرحیم صاحب جن کے ساتھ منشی صاحب کی بڑی صاحبزادی کا نکاح ہوا۔ اور قاضی عبد اللہ صاحب پسر قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم و مغفور۔ یہ ہر دو صاحبان ٹرینڈ ٹیچر ہیں اور مدرسہ تعلیم الاسلام میں قابل تعریف کام کر رہے ہیں بلکہ قادیان میں مستقل سکونت کا انہوں نے ارادہ کر لیا ہے اور اس مطلب کے واسطے ایک زمین بھی خرید کی ہے جس کا ایک حصہ جیسا کہ میں نے اپنے سفر کپورتھلہ میں لکھا تھا اونہوں نے اپنی ضرورتوں کو قربان کر کے مجھے صرف قیمت خرید لے کر عطا کیا تھا اور اُسی پر میں نے اپنا سکونتی مکان قادیان میں بنایا ہے اللہ تعالیٰ اس احسان کے عوض میں اُنہیں جزائے خیر دے۔ میں ان کی اس نیکی کے سبب بالخصوص شکر گذار ہوں۔ لیکن جس اخلاص اور محبت اور جوش کے ساتھ انہوں نے اسی جلسہ مباحثہ میں خدمت دینی کی ہے وہ دیکھنے والوں کو ان کے واسطے دلی جوش سے دُعا پر آمادہ کرتی ہے۔

بابو نبی بخش صاحب یہ وہ مخلص دوست ہے جس کے مکان پر ہم نے اتنے روز آرام پایا ان کا چہرہ محبت و اخلاص کا آئینہ ہے اور وہ دلی جوش کے ساتھ اس راہ میں گداز ہیں ان کا اصل مکان راجپور میں ہے مگر بہ سبب ملازمت منصوری پر رہتے ہیں وہاں لنڈن و دہلی بنک میں کلرک ہیں ان کے گھر کے آدمی وہاں نہ تھے محض محبت کے سبب وہ ہمارا کھانا اپنے ہاتھ سے پکاتے رہے اور منشی عزیز الرحمان صاحب بھی اس کام میں ان کیساتھ شامل ہوتے رہے ان کے متعلق ہمارے پیارے اور معزز رفیق حافظ روشن علی صاحب نے اپنے اشعار میں کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

دخلنا سُوقَ کلریَّ سِرَاعاً
وجدنا فیہ بیت الصَّالِحِینَ۔

ترجمہ۔ ہم کلری بازار میں جلدی سے داخل ہوئے اور وہاں پہنے ایک صالحین کا گھر پایا۔

بابو صاحب کے فرزند ارجمند عزیز نیاز احمد بھی وہیں تھے جو کچھ عرصہ قادیان کے مدرسہ میں بھی تعلیم پاتے رہے۔ مگر بہ سبب علالت طبع سردست تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکے یہ عزیز بھی اپنے معزز مہمانوں کی خدمت میں محبت کے ساتھ حصہ لیتے رہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں رشد و سعادت کے ساتھ عمر دراز عطا فرماوے۔ بابو صاحب موصوف نے یہ بھی ظاہر فرمایا تھا کہ وہ اپنے دوسرے فرزند کو جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان لا کر مدرسہ تعلیم الاسلام میں داخل کرائیں گے اس طرف ہمارے احباب کو بہت متوجہ ہونا چاہیئے کیونکہ بچوں کی روحانی تعلیم کیواسطے جس کے ساتھ جسمانی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آج روئے زمین پر قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام سے بہتر کوئی مدرسہ نہیں۔ کیونکہ اس کا سنگ بنیاد خدا کے مُرسل نے رکھا اور وہاں کے بچے خلیفۃ المسیح حضرت نور الدین صاحب کی توجہ اور دُعا کے نیچے تربیت پاتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ بچے جن کو یہ فخر حاصل ہُوا ہے کہ وہ اس مدرسہ میں تعلیم پا رہے ہیں اور بابرکت ہیں ان کی اساتذہ کی محنتیں جو آئندہ زمانہ کے واسطے ایک مقدس جماعت کے طیار کرنے میں منشاء الٰہی کو پورا کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اس وقت کی دنیا چاہے تو تمسخر کرے مگر ایک زمانہ انشاء اللہ آنے والا ہے کہ ان اُستادوں اور ان بچوں کی اولاد فخر کیا کرے گی کہ ہمارے بزرگ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ استادی یا شاگردی کا تعلق رکھتے تھے

صوفی ابراہیم صاحب ایک پاکیزہ طبع نوجوان ہے۔ جو کہ تقویٰ کی راہوں میں شریعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ یہ صاحب ایک مطبع میں کمپازیٹر ہیں اور جہاں تک اُن کا وقت انہیں اجازت دے سکا ہمارے پاس موجود رہے اور اس کام میں بہت مدد کی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور انہیں بہت ترقی عطا کرے۔

میاں محمد عمر صاحب محکمہ پولیس میں ہیڈ کنسٹبل ہیں جیسے اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں ہوشیار ہیں ایسے ہی سلسلہ کی خدمات کے ادا کرنے کے بھی شائق ہیں۔ جہاں تک ادب کا طریق اجازت دیسکتا ہے اپنے افسروں تک کو حق و حکمت کی باتیں پہونچاتے رہتے ہیں فرصت کے اوقات میں تشریف لا کر محظوظ کرتے رہے اور مباحثہ کے وقت تو خود ڈیوٹی پر تھے۔ اسواسطے سارے مباحثہ میں شامل ہو کر سُنتے رہے اور انتظام جلسہ قائم رکھا۔

نذیر احمد صاحب رنگساز بھی اس جگہ اپنی جماعت میں سے اور اپنا کام کاج سب چھوڑ کر ہمارے قیام کے ایام میں خدمات دینی میں مصروف رہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

ان کے علاوہ ایک صاحب منشی حبیب احمد کا بھی شکریہ ہے جنہوں نے پہلے مباحثہ کی شام کو ہمیں دعوت دی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور روحانی نعماء سے انہیں متمتع کرے۔ آمین

برادر کلن خان صاحب یہ تو منصوری کے دوست ہوئے اب میں راجپور کا ذکر کرتا ہوں۔ کلن خان صاحب جو مستعد اور پُر جوش احمدی ہیں اور یہاں ایک ہوٹل چلاتے ہیں ایام مباحثہ میں ہمارے ساتھ منصوری میں رہے اور ہمارے ساتھ واپس آئے یہاں سے جاتے ہوئے بھی راجپور میں ان کے مکان پر نماز پڑھی تھی اور کھانا کھایا تھا اور واپسی پر بھی ...... یہاں ان کے مکان پر ٹھہرنا ہوا بڑے اخلاص سے اُنہوں نے اور ان کے بھائی نے ہر طرح خاطر داری اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ یہ رپورٹ یہاں تک انہیں ہی کی کوٹھی میں بیٹھ کر لکھی گئی ہے۔ لیکن اب ہم ڈیرہ دون کو جاتے ہیں اس واسطے

باقی حصہ آگے چل کر جہان کہیں وقت ملیگا انشاء اللہ لکھی جاویگی۔

مسٹر محمد علی صاحب

مسٹر موصوف مباحثہ کے بانیون مین سے ہین اور کلن خان صاحب کے فرزند ارجمند ہین زیادہ تر انہین کے جوش کا نتیجہ ہے۔ جو یہ مباحثہ ہوا۔ یہ ہمارے ایک نوجوان احمدی ہین۔ سلسلہ حقہ کی اشاعت کے واسطے ان کے دل مین بڑا جوش ہے۔ تمام انتظام مباحثہ انہون نے نہایت سرگرمی سے کیا۔ جب کہ ہم ڈیرہ دون پہونچے تو وہ گاڑیان لے کر پہلے سے موجود تھے اور واپسی پر بھی اسٹیشن ڈیرہ دون تک ساتھ لائے اس عزیز دوست کے ساتھ میری پہلے بھی ایک امر مین خط و کتابت ہوئی تھی۔ جس سے معلوم ہوا کہ اُسے سلسلہ کی خدمات کے واسطے خدا تعالیٰ نے خاص جوش بخشا ہے اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و محبت مین برکت دے اور ان کو دینی و دنیوی حسنات سے مالا مال کرے آمین۔

یہان پر ایک اور دوست منشی عبد الوہاب صاحب بھی ہین اور ایک میان غلام محمد صاحب کوچبان ہین۔ جو شار کمپنی مین کام کرتے ہین۔

عید پیچھے ٹڑو

مین اُوپر لکھ چکا ہون کہ فریق مخالف نے مولوی ثناء اللہ کو کئی خط لکھے تار دین روپیہ بھیجا پر وہ نہ آیا۔ اب اسٹیشن ڈیرہ دون کو آتے ہوئے راستہ مین ہمارے دوستون نے معلوم کیا کہ ایک گاڑی مین مولوی ثناء اللہ صاحب منصوری کو جا رہے ہین۔ مولویصاحب کو راستہ مین . . . . . . دیکھ کر اُسیوقت ہمارے رفیق حافظ صاحب نے فی البدیہ دو تین شعر کہے جو درج ذیل ہین

رأینا فی الطریق اخا النصاریٰ
سناء اللہ رأس المفسدین
یحاول ذلنا خبثاً - وانا
بفضل اللہ جئنا فائزین
جزاہ اللہ فی الدارین شراً
وادخل بجناب الداخرین

علم الکلام ثنائیہ

اُمید ہے کہ مولوی صاحب اپنے خاص ایجاد کردہ طرز کلام کے ذریعہ سے اب لوگون کو راہ حق سے بہکانے کی کوشش مین ہونگے۔ انہون نے مباحثہ کے واسطے ایک خاص طرز ایجاد کیا ہے کہ فریق مخالف کے اصل سوال کو چھوڑ کر اُسکے معائب گننے پر اپنا وقت خرچ کرتے ہین جیساکہ عیسائیون کی عادت ہے کہ بجائے اس کے کہ اپنی تثلیث یا کفارے کی تائید مین کوئی دلائل پیش کرین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض شروع کردیتے ہین اور نہایت گندے اور ناپاک پیرایہ مین ان کو بیان کرتے ہین جیساکہ ایک عیسائی نے کتاب امہات المومنین لکھی ہے یہی طرز مولوی ثناء اللہ صاحب کا بھی ہے۔ مسئلہ وفات مسیح مین بجائے اس کے کہ اس کا کچھ جواب دے سکین۔ لوگون کو برانگیختہ کرنے کی تدبیرین سوچینگے۔

ڈیرہ دون

اس جگہ ہم گاڑی کی روانگی سے کوئی دو گھنٹہ پہلے پہونچ گئے اور یہان سٹار کمپنی کی ایجنسی کے مکان مین کھانا کھایا۔ اس ایجنسی کے مالک ہمارے دوست مسٹر محمد علی صاحب ہین جو راجپور منصوری جانے والون کے واسطے سواری اور ان کے اسباب کے واسطے مزدورون کا انتظام کرتے ہین یہان اپنے احمدی دوست میان عبد الحمید خان صاحب اہل مد اور مرزا یعقوب بیگ صاحب منشی ڈالی والا صاحب بیرسٹرایٹ لا ہی رہتے ہین۔ مگر ان سے ملاقات نہ ہوسکی۔

ایک حاجی گرو

ڈیرہ دون مین گرو رام رائے کی سمادھی ہے اس کو دیکھنے کے واسطے بھی ہم گئے۔ گرو رام رائے بادا نانک صاحب کی اولاد مین سے آٹھوین پشت مین سے تھے ہندوستان کے مغل بادشاہ عالمگیر اورنگ زیب نے رام رائے صاحب کو ایک پروانہ اس علاقہ کے مسلمان حاکم کے نام دے کر انہین یہان بھیجدیا تھا۔ کیونکہ اس جگہ کی آب ہوا کو پسند کر کے گرو صاحب نے یہان رہنا اختیار کیا تہا انہین کے سبب سے اس جگہ کو ڈیرہ کہتے ہین ان کا پلنگ اور کپڑے اب تک وہان موجود ہین اور اُسی کمرہ مین رکھے ہوئے ہین۔ جو اونہون نے بنوایا تہا اور جس مین وہ رہتے تھے اب سکھ لوگ اس کی پرستش کرتے ہین نیز وہان گرنتھ صاحب رکھے ہین اس مکان کے چارون طرف چار گنبد دار کمرے بنے ہوتے ہین۔ جو گرو صاحب کی چار بیویون کے حجرے تھے اس مکان کے پُرانے دروازے پر فارسی مین ایک قطعہ لکھا ہوا ہے مگر اچھی طرح پڑھا نہین جاتا۔ اس مین ایک سنہ ۱۰۹۹ ہجری ہے اور ایک جگہ عالمگیر بادشاہ غازی کا نام بھی آتا ہے۔ ایک مصرع ہے۔ ؎

عارف حق نانک شاہ طریق

اس مکان کے متعلق ایک بڑی جاگیر شاہی وقتون سے وقف چلی آتی ہے اور اب گدی نشین گرو شادی نہین کرتے اپنے چیلون مین سے کسی ایک کو اپنا گدی نشین بناتے ہین۔ شادی نہ کرنا بادا نانک صاحب اور خود گرو رام صاحب کے طریق کے برخلاف ہے جن کی چار بیویون کے مکان اب تک موجود ہین موجودہ گرو پھمند اس صاحب سے ملاقات ہوئی جو کہ ایک خلیق آدمی ہین اونہون نے بیان کیا کہ بادا نانک صاحب کی طرح گرو رام رائے صاحب بھی مکہ کے حج کے واسطے تشریف لے گئے تھے۔ اور وہان سے واپس آ کر خانہ کعبہ کی شکل پر انہون نے یہان اپنا حجرہ عبادت گاہ کے واسطے بنایا۔ صرف اتنا فرق ہے کہ اس پر ایک گنبد بھی بنایا گیا ہے جو مکان بیت اللہ شریف پر نہین ہے۔ جہان کہین سکھون کے متبرک مکانات دیکھنے مین آئے ہین سب جگہ اسلامی نشانات نظر آتے مین جس سے ظاہر ہے کہ بادا نانک صاحب اور ان کی اولاد کو اسلام کے ساتھ کیسا گہرا تعلق تہا۔ کہ ایسا صعوبت ناک سفر اختیار کرے جو بالخصوص اُن ایام مین حاجیون کو پیش آتا تہا پھر اس لمبے سفر مین مات دن مسلمانون کے ساتھ رہنا اور ان کی صحبت سے مستفیض ہونا اور حج کے تمام لوازمات کو پورا کرنا کیا ظاہر کرتا ہے۔

سہارنپور

شام کو ڈیرہ سے ریل پر سوار ہو کر ہم بعد مغرب سہارنپور پہونچے۔ جہان کہ اسٹیشن پر منشی عبد العزیز صاحب احمدی اور ان کے بھائی اور ایک ماسٹر صاحب اور بابو کریم اللہ صاحب کھانا اور چائے لے کر موجود تھے چنانچہ وہین اسٹیشن پر کھانا کھایا۔ اللہ تعالیٰ منشی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے کہ اُنہون نے بڑی محبت کے ساتھ ایسے وقت مین تکلیف اُٹھائی اس جگہ ہمارے رفیق میر قاسم علی صاحب نے دہلی جانے کیواسطے خدا حافظ کہا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جانبین کا نگہبان حال ہو اور میر صاحب موصوف اپنی ان دینی خدمات مین جن مین وہ رات دن سرگرمی کے ساتھ مصروف ہین کامیاب ہون اس سے آگے راستے مین ہیرا کے اسٹیشن پر میان احمد علی صاحب اور دیگر برادران ملاقات کے واسطے آئے ہوئے تھے۔ رات بھر ہم ریل مین رہے۔ صبح امرتسر پہونچے اور یہان سے گاڑی بدل کر کوئی گیارہ بجے بٹالہ پہونچے جہان سے یکون پر سوار ہو کر قریب ڈیڑھ بجے داخل دار الامان ہو کر نماز جمعہ مین انشاء اللہ شامل ہو جائین گے۔

(یہان سے اوپر کا حصہ رپورٹ ریل مین لکھا گیا اور اس کے بعد کا قادیان دار الامان مین)

قادیان مین پہونچنا

۱۹ نومبر کو نماز جمعہ سے پہلے ہم حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین حاضر ہوگئے۔ واقعات مباحثہ عرض کئے لنگر مین کھانا ہمارے واسطے طیار تہا کھانا کھا کر نماز جمعہ مین شامل ہوئے۔ شام کی دعوت بھی لنگر مین تھی۔ دوسرے دن صبح کو والدہ عبد الحی نے ہماری دعوت کی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

رفیقان راہ

پنجابی زبان مین ایک مثل ہے کہ "راہ پیا جانیئے یا واہ پیا جانیئے" یعنی آدمی کے اصلی اخلاق یا تو اس وقت معلوم ہوتے ہین جبکہ وہ ہمارا رفیق راہ ہے اکٹھا سفر کرنے کا موقعہ پیش آئے یا اس کے ساتھ کوئی معاملہ ہو تب پہچانا جاتا ہے ہمارے رفیق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر طرح ایک دوسرے کے خدمتگذار اور اپنے حُسنِ اخلاق اور پُر محبت سلوک کے ساتھ سفر کو موجبِ فرحت بنانے والے تھے چونکہ ہم سب ایک دینی خدمت پر جاتے تہے اس واسطے سب کے دل اللہ تعالیٰ کے حضور مین ترسان و لرزان اور دُعا مین مصروف

تھے کہ ہماری خدمت مقبول ہو اور یہ سفر رضائے الٰہی کا باعث ہو شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی نہ صرف زود نویسی کے کام میں بینظیر ثابت ہوئے جس کے واسطے ان کو ہمراہ لیا گیا تھا بلکہ راستہ میں اسباب کے اٹھانے رکھنے اور دیگر خدمات میں بھی اونہوں نے نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے کام کیا اس کے علاوہ علمی ضروریات میں بھی اپنی یادداشتوں سے مدد دی۔ حافظ روشن علی صاحب جیسے عالم و فاضل اور متقی دوست کی صحبت ہمیں بہت ہی فائدہ رسان ہوئی۔ وہ سارے راہ میں یار خاطر تھے۔ میر قاسم علی صاحب کی چند روزہ رفاقت بھی ازبس غنیمت تھی۔ اس مباحثہ میں بالخصوص ان کا کام بہت ہی زیادہ تھا۔ کیونکہ ہماری طرف سے مناظر مقرر ہوئے۔ جس خوبی اور عمدگی سے انہوں نے اپنے فرض کو ادا کیا اس کی تعریف غیر احمدیوں نے بھی کی ان کی تقریر لوگوں کے دلوں پر بیٹھتی جاتی تھی۔ اور گہرا اثر ڈالتی تھی کیونکہ وہ درد دل کے ساتھ اور سچے جوش کے ساتھ تقریر کرتے تھے اکثر لوگوں نے ملاقات کے وقت اقرار کیا کہ میر صاحب موصوف کی تقریریں بے شک بہت زبردست ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے علم و عمل میں برکت ڈالے۔ آمین۔ یہ سب ہمارے رفیق تھے اور ان سب کے امیر قافلہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے تھے۔ سب نے ان کی اطاعت کی۔ مگر باوجود امیر ہونے کے دراصل اونہوں نے قافلہ کی سب سے زیادہ خدمت کی تمام انتظام تقریروں وغیرہ کے متعلق انہوں نے خود کیا۔ اور کسی امر میں اپنے خدام کو کسی تکلیف میں نہیں ڈالا۔ سچ ہے۔ ع۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

منصوری

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ حال کوہ منصوری کا بھی لکھا جاوے یہ ایک پہاڑی اسٹیشن ہے جو انگریزوں نے موسم گرما بسر کرنے کے واسطے بنایا ہے۔ سطح سمندر سے قریب سات ہزار فیٹ اونچی جگہ ہے جہاں کہ آب و ہوا صحت کے واسطے بہت مفید ہے ڈیرہ دون تک ریل جاتی ہے۔ لاہور۔ دہلی۔ علی گڈھ۔ بریلی لکھنؤ سب طرف سے متعدد ریل گاڑیاں یہاں پہونچتی ہیں تاکہ مسافروں کو آرام ہو۔ ڈیرہ دون سے راجپور تک گھوڑا گاڑی ٹانگہ چلتا ہے۔ جو ۶ میل کا فاصلہ ہے۔ اس جگہ سٹار کمپنی اور دیگر ایجنسیوں کے ٹانگے باآسانی مل سکتے ہیں راجپور سے منصوری چھ میل کا فاصلہ ہے جو کہ چار ہزار فٹ کی چڑھائی ہے کسی قسم کی گاڑی اوپر اس راستہ سے نہیں جا سکتی۔ مزدور اسباب اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ جو بہت ہی جفاکش اور اس معاملہ میں دیانتدار قوم ہے اور آدمی گھوڑے پر یا پالکی پر جس کو وہاں ڈانڈی کہتے ہیں جا سکتے ہیں گھوڑے کا کرایہ قریباً ایک روپیہ اور ڈانڈی مزدوروں کا قریباً تین روپے ہوتا ہے علاوہ اس کے سڑک کا ایک روپیہ فی کس دینا پڑتا ہے۔ منصوری کی ہوا بہت ہی خوشگوار ہے۔ بالکل ایک انگریزی بستی معلوم ہوتی ہے۔ پہاڑ پر مکانوں کا نظارہ بہت دلکش ہے۔ یہاں ایک اخبار نکلتا ہے جس کا نام منصوری ٹائمز ہے کئی ایک مدرسے ہیں ایک لڑکیوں کا کالج ہے آٹھ گرجے ہیں جو عیسائیوں کے مختلف فرقوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ایک لاج فری میشن بھی ہے یہاں موسم گرما میں خوب برف پڑتی ہے مگر جب ہم گئے تب سامنے کے پہاڑ برف کا سفید لباس پہنے ہوئے نظر آتے تھے یہاں ایک لائبریری ہے اور تفریح کے تمام سامان انگریزی طرز پر موجود ہیں۔ متعدد ہوٹل اور بنک مسافروں کے آرام کے واسطے بنے ہوئے ہیں۔ مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے یہاں ایک شاندار محل بنوایا ہے جس کا نام شاتو ہے موسم برسات میں منصوری کا راستہ خوفناک ہوتا ہے۔

ہم کسی کو کافر نہیں کہتے

اثنائے تقریر مباحثہ میں مولوی محمد یحییٰ صاحب نے بڑے جوش سے فرمایا تھا کہ دیکھو اے لوگو! احمدی صاحبان ہمیں صرف اس واسطے کہ ہم مرزا صاحب کو نہیں مانتے ہیں کافر کہتے ہیں اور ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اس پر میں نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ "جناب مولوی صاحب ہم آپ کو کافر نہیں کہتے بلکہ چونکہ آپ ہمارے امام کو اور ہمیں کافر کہتے ہیں اس واسطے ہم آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے کیونکہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص مومن کو کافر کہتا ہے وہ کفر الٹ کر کہنے والے پر جا پڑتا ہے پس اگر آپ اس وقت تحریر کر دیں کہ مرزا صاحب اور ان کی جماعت کافر نہیں ہے تو ابھی ظہر کی نماز ہم آپ کے پیچھے بخوشی پڑھ لیں گے" مولوی صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ ہم آپ کو کافر جانتے ہیں لیکن اسی وقت ایک انگریزی پادری وہاں آنکلا اس نے دریافت کیا کہ یہ کیا مجمع ہے تو مولوی صاحب نے اسے کہا کہ مسلمانوں کے دو فرقے ہیں آپس میں کچھ اختلاف ہو گیا ہے اس پر گفتگو ہے۔

(رپورٹ پوری ہوئی)

رپورٹ کی چند زائد کاپیاں

یہ اخبار اس رپورٹ کی خاطر چند کاپیاں زائد چھپوائی گئی ہیں جو صاحب منگوانا چاہیں بحساب ار فی کاپی منگوا سکتے ہیں پانچ پیسہ کے ٹکٹ آنے سے ایک زائد کاپی اخبار کی روانہ ہو سکیگی۔

اگلا اخبار وی پی ہوگا

حسب معمول سنہ ۱۹۱۱ء کی قیمتوں کی وصولی کے واسطے دسمبر کا پہلا پرچہ ۲ر دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو وی پی کیا جائیگا سوائے ان صاحبوں کے جن کی طرف سے پیشگی وصول ہو چکی ہے یا جن صاحبوں نے اطلاع دی ہے کہ وہ سردست وی پی وصول نہیں کر سکتے امید ہے کہ باقی تمام صاحبان وی پی وصول کر کے مشکور فرمائینگے

جن صاحبوں نے تاحال سنہ ۱۹۱۰ء کی قیمت نہیں دی وہ بھی توجہ فرمائیں۔

میں ہندوستان نہیں گیا

رمضان شریف میں جو تجویز ایک وفد کے ہندوستان بھیجنے کی ہوئی تھی اور اس میں عاجز کا نام بھی تھا وہ تجویز ہنوز مکمل نہیں ہو سکی بعض دوستوں کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو خیال ہے کہ میں ہندوستان گیا ہوا ہوں حالانکہ میں قادیان میں ہی موجود ہوں۔

براہین احمدیہ مکمل

دفتر بدر میں جو براہین احمدیہ مکمل فروخت ہوتی ہے وہ پہلے چار جلد مکمل ہیں۔ حصہ پنجم جو حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے بعد شائع ہوا ہے اور چھوٹی تقطیع پر ہے وہ الگ ہے۔

دیری

چونکہ ہم کوہ منصوری سے واپس یہاں جمعہ کے دن پہونچے تھے اور ساری رپورٹ کا ایک ہی اخبار میں نکالنا احباب کے مشورہ سے ضروری تھا اس واسطے جو حصہ اخبار کا چھپ چکا تھا اسے منسوخ کر کے نئے سرے سے رپورٹ کے لکھوانے اور چھپوانے میں دیر ہو گئی اس واسطے یہ اخبار وقت پر نہ نکل سکا۔

ایک قیمتی مضمون

حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک مضمون متعلق مسئلہ متعہ جو کہ حضور نے ایک شیعہ لڑکے کے خط کے جواب میں لکھا ہے انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج ہوگا۔ احباب اسے غنیمت سمجھیں۔

کتب مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

براہین حصہ پنجم۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بڑے اہتمام سے طبع کرائی ہے بعد وفات شائع ہوئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

آئینہ کمالات اسلام۔ یہ کتاب تصوف کا خزانہ ہے اور انبیاء علیہم السلام کا پورا پورا طریق تبلیغ کا فوٹو اپنے اندر رکھتی ہے۔ قیمت ۶ر

ایام الصلح اردو۔ اس میں دلائل آپ کے مسیح موعود ہونے کے بیرطرز پر درج ہیں کوئی صاحب سلیم الفطرت پڑھ دیکھے۔ چند نسخہ باقی ہیں پھر نہیں ملیگی۔ قیمت عصر

اربعین مکمل۔ اس میں تبلیغ کے لئے بہت کوشش فرما کر اپنے الہامات متعلقہ دعوے کو بسط سے درج فرمایا ہے۔ قیمت ۴ر

حقیقۃ الوحی اردو مع استفتاء عربی۔ ۲۰۸ نشانات شہادت فعلی کے طور پر درج ہیں۔ قیمت چار روپے آٹھ آنے مجلد (للعہ)

المشتہر۔ مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان۔

معائنہ مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ کے معائنہ پر جو خوشی کا اظہار جناب انسپکٹر صاحب نے کیا تھا وہ پہلے اخبار میں ذکر ہو چکا ہے اب مدرسہ کی رپورٹ بھی آگئی ہے جس میں سے اقتباس ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ رجسٹرات اور حساب مدرسہ تاریخ امروزہ تک صاف اور صحیح مرتب ہے۔ انٹرسکول رول کی احتیاط سے پابندی کیجاتی ہے۔ بحیثیت مجموعی حصہ پرائمری میں گذشتہ سال کے اندر قابل اطمینان ترقی ہوئی ہے اور پڑھائی عام طور پر اچھی ہے۔ حساب۔ لکھائی۔ نقشہ کشی میں زیادہ مشق کی ضرورت ہے۔ راقم مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ مینجر رسالہ ہذا سے ملاقات کر کے بہت خوش ہوا اور جو گفتگو ان سے مدرسہ کی بابت اور آئیندہ ترقیات کی بابت ہوئی اس سے بھی بہت ہی محظوظ ہوا۔ میں کمیٹی کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ جس نے مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے بی ٹی کو ہیڈ ماسٹر مدرسہ مقرر کیا۔ تمام مدرسین سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

جناب انسپکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ رپورٹ صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر دربارہ رجسٹرات وحصہ پرائمری قابل اطمینان ہے اور چونکہ سال مدرسہ تبدیل ہو گیا ہے اس واسطے آئیندہ مارچ تک کمزور مضامین کی کمی پوری ہونی چاہیئے۔ موجودہ مدرسہ اور بورڈنگ کی عمارت کافی طور پر آسائش دہ ہے۔ لیکن ایک بہت بڑے کی ہال کی ضرورت بہت سخت ہے۔ جب مجوزہ کی عمارت مدرسہ کی تعمیر ہو چکے گی تو مدرسہ کے واسطے اچھا ہوگا۔ امسال مدرسہ کے واسطے اچھا سامان مہیا کیا گیا ہے سال حال میں جو تغیر ہوئے ہیں۔ ان سے عملہ مدرسہ میں بڑی ترقی ہوئی ہے۔ چھ سند یافتہ آدمی غیر مستند کی جگہ متعین ہوئے ہیں۔ جمناسٹک دیسی کثرت تسلی بخش ہے۔ طلبار بڑے جوش سے کھیلتے ہیں۔ میں نے فٹ بال کی اچھی کھیل کا معائنہ کیا۔ انگریزی پڑھنا عام طور پر تسلی بخش انگریزی گفتگو میں بعض طلبار اچھی طرح اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کر سکتے ہیں۔ لیکن مڈل کی جماعتوں میں زیادہ ترمشق کی ضرورت ہے۔

حساب میں مڈل کی جماعتیں اچھی رہیں مگر ہائی کی اچھی نہیں رہیں۔ جامیٹری مڈل اور پنجم ہائی کی جماعتوں میں اچھی رہی۔ جغرافیہ بہت اچھی طرح سے اور فہمیدہ طور پر پڑھایا گیا ہے۔ نقشہ کشی زیادہ مصفی ہونی چاہیئے۔ سائنس حصہ مڈل میں ترقی عام طور پر قابل اطمینان ہے اور ہائی میں خاصی ہے۔ عربی۔ بحیثیت مجموعی تسلی بخش ہے۔ راقم بحیثیت مجموعی مدرسہ کے کام سے بہت ہی محظوظ ہوا۔ ضبط اچھا ہے اور تعلیم بڑے جوش اور فہمیدہ طور سے ہوتی ہے۔ ہیڈ ماسٹر مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے بی ٹی اپنے اعلےٰ کام کے لئے قابل تعریف ہیں۔ دستخط - ایم۔ کراس انسپکٹر مدارس حلقہ لاہور

مورخہ ۹ نومبر ۱۹۰۹ء

مدرسہ تلونڈی

کا معائنہ بھی ہو گیا ہے۔ جس پر صاحب انسپکٹر نے اظہار خوشنودی کیا ہے۔ فرماتے ہیں تعداد طلبار میں قابل اطمینان طور پر ترقی ہوئی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ مدرسہ ہر دلعزیز ہوتا جاتا ہے۔ جماعتوں نے عموماً خوب ترقی کی ہے۔

کرکٹ میچ

۲۰ - ماہ حال کو بیرنگ ہائی اسکول بٹالہ اور تعلیم الاسلام ہائی قادیان کی کرکٹ ٹیموں میں تعلیم الاسلام کے پہلے گراؤنڈ میں پورا کرکٹ میچ ہوا جس کے نتائج حسب ذیل ہیں۔

فسٹ رننگز		سکینڈ رننگز		میزان
تعلیم الاسلام ٹیم	۱۱۹ +	تعلیم الاسلام ٹیم	۶۴	۱۸۳
بیرنگ ٹیم	۴۹ +	بیرنگ ٹیم	۲۹	فاصلہ ۷۸ / ۱۰۵

پس ہماری ٹیم ۱۰۵ رنز کے فاصلہ سے جیت گئی۔ بیرنگ ہائی اسکول کے پرنسپل مسٹر بسکو بھی میچ دیکھنے کے لئے قادیان تشریف لائے تھے۔ کھیلیں عام طور پر ہوتی ہیں اور جیت ہار بھی ہوتی ہے۔ مگر ہم کو اگر کوئی خوشی ہے تو یہ کہ ہمارے طلبار نے نہایت اعلےٰ اخلاقی نمونہ دکھلایا اور ہر دو ٹیموں کے دوستانہ تعلقات میں ترقی ہوئی۔ چنانچہ رخصت کے وقت سپرنٹنڈنٹ آف گیمز تعلیم الاسلام کی تقریر کے جواب میں ماسٹر انچارج بیرنگ ٹیم نے فرمایا۔ "مہمان نوازی کے مشکور ہیں میں سچے دل سے اور بلا کسی بناوٹ کے اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ قادیان کے طلبار نے بہت عمدہ اخلاق کا نمونہ دکھایا ہے اور ہمارے طلبار کے لئے بعض باتوں میں وہ قابل تقلید ہیں"۔ ہم ناظمان مدرسہ کو ان کے اسکول کی دماغی اور جسمانی اور اخلاقی تعلیم کی ترقی پر مبارکباد دیتے ہیں۔ دماغی کے لئے معائنہ انسپکٹر اور جسمانی و اخلاقی کے لئے موجودہ میچ کافی شہادت ہے۔ ...... تعلیم الاسلام ٹیم ضلع بھر میں لوہا منوانے والی ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں ہر جگہ کامیاب مصفا رکھے۔ آمین راقم عبد الرحیم سپروائزر آف گیمز

انجمن احمدیہ فیروزپور

بخدمت اڈیٹر صاحب اخبار بدر۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اعلان مندرجہ ذیل کو اخبار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔ تا دوسرے احباب کو بھی تحریص ہو۔ اور انجمنوں کا قیام باقاعدہ اور کارروائی باضابطہ ہو۔

۱۔ جماعت احمدیہ فیروزپور بڑی سرگرمی سے اور باقاعدہ ماہوار اجلاس کرتی ہے اور کارروائی قابل تعریف ہوتی ہے ہر اجلاس کی روئداد کی کاپی باضابطہ دفتر ہذا میں پہونچتی ہے اللہ تعالیٰ برکت دے۔ جناب منشی کرم الٰہی صاحب میونسپل کمشنر شہر فیروزپور نے کمال حوصلگی سے ایک مسجد جن کے وہ متولی ہیں اور ان کے والد بزرگوار نے تعمیر کی تھی۔ احمدیوں کو ذکر الٰہی کے واسطے اور آبادکرنےکی خاطر عطا فرمائی ہے خداوند کریم ان کو جزائے خیر دے۔

۲۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں اگرچہ چھ سات احمدی ہیں تاہم بڑی ہمت کر کے انہوں نے دفتر صدر انجمن کی تحریک پر باقاعدہ انجمن بنالی ہے اور باوجود اس قدر قلت ممبران کے معقول رقم چندہ اور عید فنڈ کی ارسال فرمائی ہے خداوند تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور تائید فرمائے۔ آمین۔ اس ضلع میں جو احمدی ہوں وہ یا تو علیحدہ انجمن قائم کریں یا اس انجمن کے ساتھ ملنے کی کوشش کریں۔ بہرحال ہر احمدی کو اس کے متعلق کوشش کرنی چاہیئے۔ محمد علی سکرٹری ۲۲ نومبر

دکن میں تبلیغ

مولوی عبد اللہ صاحب تیماپوری جو کچھ عرصہ قادیان میں رہے اور اب تجدید بیعت کر کر حضرت خلیفۃ المسیح کی پوری اطاعت اور فرمانبرداری کر گئے ہیں۔ سلسلہ حقہ احمدیہ کی اشاعت کے واسطے بہت جوش رکھتے ہیں حضرت نے ان کو اجازت دی ہے کہ دکن میں سلسلہ کی اشاعت میں کوشش کریں اور کسی طرح قوم میں تفرقہ نہ ہو اونہوں نے ایک تفسیر فاتحہ بھی لکھی ہے اس کو حضرۃ پورا دیکھ کر طبع کی اجازت دینگے۔

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادۃ الفرقان ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادۃ القرآن کا دندان شکن علمی جواب ۔ قیمت ۴ر

معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳ر

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات ۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت صرف ۸ر

سر الشہادتین ۔ مصنفہ فاضل امروہی مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے ۔ قیمت ۱ر

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کو گنہگار ہونا سمجھتے ہیں ۔ قیمت ۷ر

غلامی کے متعلق تمام اعتراضات کے جواب اور فیصلہ کن بحث ۔ قیمت ۳ر

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ ۔ قیمت ۲ر

چشمہ مسیحی ۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی عیسائیوں کے خلاف ۳ر

مبادی العرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ ۔ تصنیف حضرت امیر المومنین ۔ قیمت ۲ر

الاستخلاف ۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں ۔ قیمت ۳ر

البرہان الصریح ۔ پنجابی نظم میں دلچسپ ۔ قیمت ۲ر

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۔ قیمت ۷ر

مورکھ سیدھ ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراضات ہیں ان کے جوابات قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب ۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب ۔ بچوں کے لئے حضرت اقدس کے دعاوی اور ان پر اعتراضوں کے جواب کے متعلق مدلل مکمل رسالہ قیمت ۴ر

عیسائی مذہب ۔ عیسائیوں کے رد میں اور مسیح کے صلیب سے بچکر کشمیر پہونچنے کا ثبوت ۔ قیمت ۰ر

معیار حق ۔ سچے مذہب کے شناخت کے بارے میں ۔ قیمت ۱ر

لیکچر مہر سنگھ جس میں باوا نانک علیہ الرحمۃ کا اسلام ثابت کیا گیا ہے قیمت ۱ر

کاس احمدی ۰ر ۔ نظم مستورات ۰ر

القول الصحیح ۔ میاں ہدایت اللہ صاحب مشہور شاعر پنجابی کی اردو نظم مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت میں ۔ قیمت ۱ر

شری نہہ کلنک اوتار ۔ جسمیں حضرت صاحب کا کرشن اوتار ہونا ثابت کیا گیا ہے ۔ حجم ۲۱۷ صفحے ۔ قیمت ۸ر

کرشن لیلا ۔ ایک ہندی نظم لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت قیمت آدھ آنہ

فتح الدین ۔ مسیح کی وفات کے ثبوت میں آیات و احادیث کی پنجابی نظم میں تفسیر قیمت ۴ر

سیر پرند ۔ شکاری لوگوں کے لئے بہت مفید قیمت ۸ر بجائے ۱۲ر کے

نادر موقعہ

آپ صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہمنے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گجرات کا تازہ و عمدہ گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ ۸ر فی تولہ ۴ر و عرق دافع بخار ملیریا فی بوتل ۸ر و دیگر ہر قسم کی دیسی و انگریزی عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور ضلع گجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہایت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائیں۔

خاکسار پیر برکت علی احمدی کمیشن ایجنٹ ڈنگہ منڈی کالو ضلع گجرات

جے پور کا مشہور عالم قلاقند و دیگر اشیاء

جے پور اپنے مشہور و معروف قلاقند کے لئے دور دور مشہور ہے لوگ اسے بطور سوغات و تحائف دور دراز جگہوں میں بڑے شوق سے لیجاتے ہیں اسکی اعلیٰ خوبیاں وہ حضرات جان سکتے ہیں جنہوں نے اس کا ذائقہ چکھا ہے میں نے احمدی برادران کی خدمت میں یہاں سے بھیجنے کا خاص انتظام کیا ہے اگر کسی صاحب کو ضرورت و شوق ہو تو مطلع کریں ایک روپیہ میں ڈیڑھ سیر علاوہ محصول پارسل و پیکنگ نہایت اعلیٰ قسم کا روانہ ہوگا ۔ اس کے علاوہ جے پور کی جانمازیں سندھ کی سفید پتھر کا سامان مثل گلاس چائے کی پیالیاں یہاں سے تحفجات روانہ کیا جاتا ہے جس بھائی کو ضرورت ہو مطلع فرمادیں۔

المشتہر ۔ محمد عثمان احمدی بادلی ہاؤس شہر جے پور

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب و ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی آہنی الماریوں صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کے باعث مجھے اس کے نیک عہد سے اطلاع ہو ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگا یا کریں انشاء اللہ تعالیٰ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں وغیرہ کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ روانہ کر دینگے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی نگرانی میں صابون کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی اور انگریزی عمدہ عمدہ قسم کے صابون طیار ہوتے ہیں جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہیں وہ مجھ سے بذریعہ خط و کتابت کے تصفیہ کرکے فائدہ حاصل کریں۔

المشتہر

حکیم محمد دین دروازہ ویسہ سنگھ ۔ گوجرانوالہ

مجموعہ فتاوے احمدیہ

علم فقہ میں علماء کے عملی اختلافات جو صدہا سال سے چلے آتے تھے ان کو مٹانے کے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی یادگاروں سے ہے امر خدا کے صحیح فتووں سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس میں درج ہیں قیمت ہر حصہ ۱۲ر ۔ ملنے کا پتہ ۔ دفتر بدر ۔ قادیان ضلع گورداسپور

تلاش عزیز

حلیہ برخوردار محمد عزیز الدین پسر مولوی وزیر الدین صاحب مرحوم عمر تقریباً ۲۲ ۔ ۲۳ سال ۔ رنگ گندمی ۔ قد تقریباً پانچ یا سوا پانچ فٹ ۔ جسم پتلا ۔ نہ بہت موٹا نہ بہت پتلا ۔ ناک پتلی ۔ سینہ ابھرا ہوا دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کے پاس نشان جیسے پھوڑے کا ہوتا ہے قریباً روپیہ بھر ۔ انٹرنس تک تعلیمیافتہ ۔ نوٹ ۔ جو صاحب تلاش کرکے پتہ دیوینگے اس کو مبلغ صمہ انعام دیا جاویگا ۔ فقط ۔

خاکسار اللہ یار ٹھیکیدار سکنہ موضع ہیلو وال تحصیل بٹالہ ڈاکخانہ گھوگا ضلع گورداسپور

راستی موجب رضائے خداست ۔ کس ندیدم کہ گم شد از راہ راست ۔

کشتہ جریان

جریان ایسی ایک بلا ناگہانی دشمن جانی ہے کہ کل لذات زندگی اسکی وجہ سے جاتی رہتی ہیں اسکو سبب سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں وہ یہ ہیں ۔ مالیخولیا ۔ نسیان ۔ مراق ۔ کمی خون ۔ دل کا دھڑکنا ۔ بدن کا دُبلا پن ۔ نقصان شہوت و جماع ۔ درد کمر ۔ سر کا چکرانا ۔ ہاتھ پاؤں کی سوزش ۔ غمگینی ۔ ناامیدی ۔ خوف ۔ کسل ۔ وحشت ۔ بیخوابی ۔ آنکھوں میں ضعف بینائی کا کم ہونا ۔ کانوں میں آواز ۔ قبض ہضم کی خرابی وغیرہ وغیرہ اس جانستان مرض کیلئے ہم نے ایک کشتہ بہت محنت و کوشش سے طیار کیا ہے جس کو بہت مریضوں پر آزمایا ہے خدا کے فضل سے بہت مفید پایا جو صاحب چاہیں وہ ہم سے منگوا سکتے ہیں بلحاظ فوائد اور محنت کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے تو کہ ہر ایک فائدہ اُٹھا سکے ۔ قیمت فی تولہ عہ ۔ جو آدمی غریب ہو اور خدا سے ڈر کر لکھیگا کہ میں غریب ہوں اس کے ساتھ انشاء اللہ العزیز رعایت کی جاویگی محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا

الراقم ۔ عبد الرحمان کاغانی احمدی قادیان شفاخانہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب

ست سلاجیت گلگتی

مقوی جمیع اعضا ۔ نافع صرع ۔ مشتہی طعام ۔ قاطع بلغم ورياح و دافع بواسیر جذام ۔ استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شوخیت و فساد بلغم و فاسد کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و دیوث و اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ ۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں ۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عصہ) ایک تولہ سے کم روانہ نہ ہوگی ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ۔

(مفتی محمد صادق ایڈیٹر بدر ۔ قادیان ضلع گورداسپور)